سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2011

(سوموار 12، منگل 13، بدھ 14، جمعرات 15، جمعتہ المبارک 16۔دسمبر 2011)

(یوم الاثنین 16، یوم الثلاثہ 17، یوم الاربعاء 18، یوم الخمیس 19، یوم الجمع، 20۔محرم الحرام 1433ھ)

پندرھویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد 32 (حصہ اول): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

سوموار، 12۔دسمبر 2011

جلد 32: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ	-----------	1
2۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	3

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
3۔	ایجنڈا	-----------	5
4۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
5۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	11
6۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	12
7۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	13
	حلف		
8۔	نومنتخب ممبران کا حلف	-----------	13
	تعزیت		
9۔	نیٹو اور امریکی حملہ سے پاک فوج کے شہید ہونے والے جوانوں کے لئے فاتحہ خوانی	-----------	16
	دعائے صحت		
10۔	صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری اور سید علی مردان شاہ المعروف پیر پگاڑا کی صحت یابی کے لئے دعا	-----------	17
	سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)		
11۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	17
12۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	49
	تعزیت		
13۔	سابق ممبر قومی اسمبلی محترمہ نصرت بھٹو (مرحومہ) کے لئے دعائے مغفرت	-----------	79
14۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	80
	قرارداد		
15۔	مہمند ایجنسی کے علاقہ سلالہ میں قائم سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پرنیٹو حملہ کی شدید مذمت اور پاک فوج کے ساتھ اظہار یکجہتی -----------	81
	توجہ دلاؤ نوٹس	
16۔	لاہور، گیارہ سالہ بچی کا اغواء، زیادتی و قتل کی تفصیلات -----------	90
17۔	کورم کی نشاندہی -----------	95

منگل، 13۔دسمبر 2011

جلد 32: شمارہ 2

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
18۔	ایجنڈا -----------	97
19۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	99
20۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	100
	سوالات (محکمہ جات صنعت، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ)	
21۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	101
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	136
23۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	160
	تحاریک استحقاق	
24۔	ڈی پی او مظفر گڑھ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ (---جاری) -----------	171
	تحاریک التوائے کار	
25۔	ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ مینجمنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے بجٹ میں خُورد بُرد (---جاری) -----------	172
26۔	پی پی۔233 مجاہد کالونی بورے والا میں غیر قانونی فلور ملوں اور ماربل فیکٹریوں سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا -----------	174

27۔	حلقہ پی پی۔233بورے والا شہر کی سڑکیں متعلقہ محکمہ کی عدم توجہی کی بناء پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ------------	175
28۔	بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کی ناقص امتحانی پالیسی کی بناء پر بورے والا کامرس کالج کے طلباء کی تعداد میں مسلسل کمی اور شدید مشکلات کا شکار ------------	176
29۔	حلقہ پی پی۔233بورے والا کے کسانوں کو موگہ جات کے بارے میں پیچیدہ طریق کار سے پریشانی کا سامنا ------------	177

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
30۔	شوگر ملز مافیا کے دباؤ سے ایف بی آر کا SRO No. 821 واپس لینے سے چینی کی قیمت میں اضافہ کا خدشہ اور گنے کی قیمت کی ادائیگی میں کسانوں کو پریشانی کا سامنا ------------	180
31۔	موٹر وہیکل ایگزامینر کی بددیانتی اور غفلت کی وجہ سے فیصل آباد سکول کے بچے کلر کہار پکنک سے واپسی پر موت کا شکار ------------	182
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
32۔	حکومت پنجاب سے میٹرک تک کے طلباء وطالبات کے لئے قرآن پاک (ترجمہ وتفسیر) واحادیث مبارکہ کو تعلیمی نصاب کا لازمی حصہ قرار دینے کا مطالبہ ------------	185
33۔	یوٹیلٹی سٹور آف پاکستان کے گریڈ14تا18کے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ ------------	187
34۔	میڈیکل کالج ڈیرہ غازی خان میں دوسرے صوبوں کے طلباء وطالبات کے لئے کوٹا مختص کرنے کا مطالبہ ------------	188
35۔	بھیرہ شہر (ضلع سرگودھا) کو تحصیل کا درجہ دینے کا مطالبہ ------------	189

36۔	کورم کی نشاندہی -----------	196
	بدھ،14۔دسمبر2011	
	جلد 32:شمارہ 3	
37۔	جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ -----------	199
38۔	ایجنڈا -----------	200
39۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	202
40۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	203
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ خوراک)	
41۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات -----------	204
42۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	234
	پوائنٹ آف آرڈر	
43۔	شوگر ملز مالکان کی جانب سے گنے کے کاشتکاروں کو بروقت ادائیگی اوروزن میں کٹوتی کے بارے میں ایوان کی کمیٹی بنانے کا مطالبہ -----------	266
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
44۔	محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2005-06 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	272
45۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000تا2005اور اُن پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	273

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

46۔ مسودہ قانون (ترمیم) (سٹینڈنگ آرڈر) صنعتی و تجارتی ملازمت، پنجاب مصدرہ 2011، مسودہ قانون (ترمیم) (میٹر نٹی) بینیفٹ، پنجاب مصدرہ 2011، مسودہ قانون (ترمیم) (ایجوکیشن) ورکرز چلڈرن، پنجاب مصدرہ 2011، مسودہ قانون (ترمیم) (خاتمہ) نظام جبری مشقت، پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے محنت و انسانی وسائل کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ----------- 274

تحاریک التوائے کار

47۔ صوبائی دارالحکومت میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کا تنخواہیں نہ ملنے پر احتجاج اور ان پر پولیس کا لاٹھی چارج ----------- 275

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
48۔	کورم کی نشاندہی -----------	277
	تحاریک التوائے کار (---جاری)	
49۔	حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے واہگہ بارڈر پر بننے والا ٹورسٹ ریزارٹ کا منصوبہ ناکامی کا شکار -----------	278
50۔	محکمہ ٹرانسپورٹ کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے صوفی فاؤنڈیشن کی سکول بس کوٹ اسحاق حافظ آباد میں حادثے کا شکار، متعدد بچے زخمی -----------	279
51۔	کورم کی نشاندہی -----------	281
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
52۔	مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011 -----------	281
53۔	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2011 -----------	282

54۔ مسودہ قانون غازی یونیورسٹی ڈی جی خان مصدرہ2011 ------------ 283
55۔ مسودہ قانون (ترمیم) سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ2011 ------------ 283
56۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ2011 ------------ 283
57۔ مسودہ قانون (تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس
ایکٹ2007 مصدرہ2011 ------------ 284
58۔ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین
پنجاب مصدرہ2011 ------------ 284
59۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ2011 ------------ 285
60۔ مسودہ قانون (تنسیخ (توثیق احکامات) کمشنرز، بحالیات مصدرہ2011 ------------ 285
61۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وگمشدہ اشخاص
مصدرہ2011 ------------ 286

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

62۔ مسودہ قانون انتقال جائیداد ہندو مصدرہ2011 کے تسلسل کے لئے
قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ (2)225 کے تحت
خصوصی حکم جاری کرنے کی تحریک ------------ 286

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

63۔ مسودہ قانون (ترمیم) انتقال جائیداد ہندو مصدرہ2011 ------------ 293

جمعرات،15۔دسمبر2011

جلد 32: شمارہ 4

64۔ ایجنڈا ------------ 297
65۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 299

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
66۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	300
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)	
67۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	301
68۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	334
	پوائنٹ آف آرڈر	
69۔	پنجاب میں سائنس ٹیچروں کی بھرتی میں بی ایس سی (آنرز) کو بھی اہل قرار دینے کا مطالبہ -----------	355
70۔	مسیحی خواتین کے لئے مختص کرسمس پیکج کو وزیراعلیٰ کی جانب سے حکومتی ایم پی ایز کے ذریعے تقسیم کرنے کا فیصلہ -----------	357
71۔	پنجاب میں گنے میں کٹوتی سے کسانوں کا معاشی قتل اور کھاد کی نایابی سے پریشانی کا سامنا -----------	358
72۔	کورم کی نشاندہی -----------	359
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
73۔	تحاریک استحقاق نمبر 42 بابت سال 2009، 44,45,47,50,54 اور 66 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	360
74۔	ینگ ڈاکٹرز کی ہڑتال برائے تنخواہوں میں اضافہ کے بارے پوائنٹ آف آرڈر پر سپیشل کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	360
	توجہ دلاؤ نوٹس	
75۔	لاہور۔ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر شہری کی ہلاکت کی تفصیلات -----------	361

76۔ لاہور۔ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر سکیورٹی گارڈ کی ہلاکت و دیگر تفصیلات ----------- 363

پوائنٹ آف آرڈر

77۔ معزز خاتون ممبر کی تحریک استحقاق کو ان کی مرضی کے خلاف نمٹانا ----------- 365

تحاریک التوائے کار

78۔ قصور کے گاؤں مہالم کلاں میں جعلی پیر کے تشدد سے دس سالہ بچہ بینائی سے محروم ----------- 369

79۔ تعلیمی بورڈ گوجرانوالہ کے عملہ کی جانب سے انٹرمیڈیٹ پارٹ-I کے نتائج میں غلط مارکنگ اور رزلٹ کارڈ میں ردوبدل کرنے پر طلباء وطالبات کا شدید احتجاج ----------- 372

80۔ پنجاب بھر کی لیڈی ہیلتھ ورکرز کا مال روڈ پر بروقت تنخواہوں کی ادائیگی اور دیگر مطالبات کے لئے پرامن احتجاج کو پولیس کا تاجروں کے ذریعے زبردستی ختم کرانا ----------- 373

81۔ صوبہ کے تعلیمی بورڈوں کے عملہ کی جانب سے انٹرمیڈیٹ پارٹ-I کے امتحانی نتائج میں بے شمار غلطیوں پر طلباء وطالبات کا احتجاج ----------- 376

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
82۔	لاہور میں لیڈی ہیلتھ ورکرز کا چار ماہ سے تنخواہیں نہ ملنے پر پنجاب اسمبلی کے سامنے شدید احتجاج اور دھرنا -----------	377
83۔	صوبہ میں جعلی نجومی، عامل اور پیر پولیس کی آشیرباد سے سادہ لوح عوام کو لوٹنے میں مصروف -----------	378
84۔	گوجرانوالہ تعلیمی بورڈ کا انٹرمیڈیٹ امتحان کا رزلٹ لیٹ کرنے پر طلباء وطالبات کا احتجاج اور پولیس کا لاٹھی چارج -----------	380

85۔	حکومت کا جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو ٹیچنگ کیڈر میں تبدیل کرنا اور متاثرہ سینئر ڈاکٹروں کا حکومت مخالف تحریک چلانے کا اعلان ------------	381
86۔	کورم کی نشاندہی ------------	383
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
87۔	حکومت پنجاب کے مدبندی حسابات کی رپورٹ برائے سال 08-2007 اور 2009-10 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	384
88۔	محکمہ جنگلات حکومت پنجاب کے مدبندی حسابات کی رپورٹ برائے سال 2009-10 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	384
89۔	حکومت پنجاب (تعمیرات) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	385
90۔	حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	385
91۔	حکومت پنجاب (مالی وصولیاں) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	386
92۔	سرکاری ادارہ جات حکومت پنجاب (کمرشل آڈٹ) کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	386
93۔	پنجاب کے معاملات سے متعلق پالیسی اصولوں کی تعمیل اور عملدرآمد پر سالانہ رپورٹ برائے سال 2010-11 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	387
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
94۔	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم جاری کرنے کی تحریک ------------	387
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
95۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011 ------------	388

96۔ کورم کی نشاندہی ---------- 390

جمعتہ المبارک،16۔دسمبر 2011

جلد 32:شمارہ 5

97۔ ایجنڈا ---------- 392
98۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ---------- 394
99۔ نعت رسول مقبول ﷺ ---------- 395

سوالات(محکمہ داخلہ)

100۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ---------- 396
101۔ نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے) ---------- 426

پوائنٹ آف آرڈر

102۔ عدالتی فیصلے کے باوجود پرائیویٹ سکولوں میں زیر تعلیم دو بہن بھائیوں کی فیس کے معاملے میں محکمہ تعلیم کی طرف سے نوٹیفکیشن جاری نہ کرنا---------- 458
103۔ ڈی پی او ہاؤس شیخوپورہ کے سامنے معزز ممبر کی فیملی کاڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنا ---------- 461

تحاریک التوائے کار

104۔ پنجاب پروفیسرز اینڈ لیکچررز ایسوسی ایشن کا سول سیکرٹریٹ لاہور کے سامنے اپنے مطالبات کے حق میں احتجاج،دھرنااور تحریک چلانے کی دھمکی ---------- 465

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
105۔	لاہور کے چھ کالجوں کے پروفیسرز اور نان ٹیچنگ سٹاف کو عیدالاضحیٰ پر تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے خدشہ سے پریشانی کا سامنا ----------	467
106۔	انڈکس	

1

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(103)/2008/473. Dated. 7th December 2011. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Rana Mashhood Ahmad Khan, Deputy Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, Shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect during the visit abroad of Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab.

MAQSOOD AHMAD MALIK
Secretary

3

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(108)/2011/475. Dated. 8th December 2011. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 12 December 2011 at 3.00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
7th December, 2011 GOVERNOR OF THE PUNJAB"

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،12۔دسمبر2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبکاری ومحصولات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011(مسودہ قانون نمبر44بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون اندرون شہر لاہور2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر45بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون غازی یونیورسٹی،ڈی جی خان2011(مسودہ قانون نمبر46بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون غازی یونیورسٹی،ڈی جی خان2011ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) سرکاری ملازمین پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر47 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) سرکاری ملازمین پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2011 (مسودہ قانون نمبر 48 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

6

6۔ مسودہ قانون (تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 بابت 2011 (مسودہ قانون نمبر49 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 بابت 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر50 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ مسودہ قانون (ترمیم) ہندو فوائد تعلیم 2011 (مسودہ قانون نمبر51 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) ہندو فوائد تعلیم 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) کمشنر بحالیات 2011 (مسودہ قانون نمبر 52 بابت 2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) کمشنر بحالیات 2011 ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وگمشدہ اشخاص 2011

(مسودہ قانون نمبر 53 بابت 2011)
ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و گمشدہ اشخاص 2011
ایوان میں پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	سید زعیم حسین قادری، ایم پی اے	پی پی۔154

3۔ رانا بابر حسین، ایم پی اے پی پی۔217
4۔ محترمہ زوبیہ رُباب ملک، ایم پی اے ڈبلیو۔360

3۔ کابینہ

1۔ چودھری عبدالغفور : وزیر خوراک، صنعتیں
معدینات و کانیں*

2۔ حاجی احسان الدین قریشی : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال
اور محنت*

3۔ ملک ندیم کامران : امداد باہمی اور بہبود آبادی*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12۔دسمبر2011تا6۔جنوری2012)تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (12۔دسمبر2011تا6۔جنوری2012)تفویض کیا گیا۔

4۔ ملک احمد علی اولکھ : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک و ڈیری
ڈویلپمنٹ جنگلات، ماہی گیری و
جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی
مقامات اور
آبپاشی و قوت برقی

5۔ سردار دوست محمد خان کھوسہ : وزیر تجارت و سرمایہ کاری

6۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات
7۔	جناب کامران مائیکل	:	وزیر انسانی حقوق،اقلیتیں، ترقی

خواتین

سماجی بہبود، خزانہ، منصوبہ بندی و

ترقیات*

8۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی

امور، زکوۃ و عشر*

ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی،
داخلہ ،پبلک پراسیکیوشن
، مواصلات و تعمیرات اور مال*

9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر

ایجوکیشن و

سکول ایجوکیشن، خواندگی و
غیر رسمی بنیادی تعلیم،
ٹرانسپورٹ*

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1- چودھری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
2- جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز
3- جناب عبدالحفیظ خان : زکوٰۃ وعشر اوربیت المال
4- جناب ظفراقبال ناگرا : ہاؤسنگ وشہری ترقی
5- جناب افتخاراحمد خان : مذہبی اموروواوقات
6- سردار محمد ایوب خان گادھی : تحفظ ماحولیات
7- محترمہ نازیہ راحیل : خصوصی تعلیم
8- جناب محمد سعید مغل : خوراک
9- جناب محمد آجاسم شریف : آبکاری ومحصولات
10- جناب محمد تجمل حسین : صنعت
11- جناب محمد خرم گلفام : ٹرانسپورٹ
12- جناب غلام نبی :
13- رانامحمد ارشد : سیاحت
14- جناب احسن رضا خان : خواندگی وغیررسمی بنیادی تعلیم

15۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
16۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	جنگلات
17۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی
18۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔جنوری2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	جناب آصف منظور موہل	:	زراعت
20۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	انسانی حقوق و

اقلیتیں

21۔	ڈاکٹر سعید الہیٰ	:	صحت

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

سوموار،12۔دسمبر2011

(یوم الاثنین،16۔محرم الحرام1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر55منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانامشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ
اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا
جَهُوْلًا ۝

سورۃ الأحزَاب آیات70 تا72

مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو(70)وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا(71)ہم نے (بار)امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا(72)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاندا اے میرا
جے ویکھاں میں عملاں ولے تے کجھ نہیں میرے پلے
جے ویکھاں تیری رحمت ولے بلے بلے بلے
جے لکھ واری عطر گلاباں دھوئے نت زباناں
نام اونہاں دے لائق ناہی کی قلمے دا کاناں
واہ کریم امت دا والی مہر شفاعت کردا
جبرائیل جیہے جس چاکر نبیاں دا سرکردا
اوہ محبوب حبیب رباناں حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں ہر ہتھ سرے تے دھردا
سدا بہار دیویں اس باغے کدھی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر پکھاں پن کھاوے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔ جی، سیکرٹری اسمبلی!

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	سید زعیم حسین قادری، ایم پی اے	پی پی۔154
3۔	رانا بابر حسین، ایم پی اے	پی پی۔217
4۔	محترمہ زوبیہ رُباب ملک، ایم پی اے	ڈبلیو۔360

شکریہ

(اذان مغرب)

حلف

نومنتخب ممبران کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: آج دو نئے ممبران آئے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پیر خضر حیات شاہ کھگہ پی پی۔220 اور جناب احسان الحق چودھری پی پی۔275 حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف لینے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر پیر خضر حیات شاہ کھگہ اور جناب احسان الحق چودھری نے حلف لیا)

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نئے ممبران sign کر لیں پھر اُس کے بعد بات کر لیجئے گا کیونکہ جب تک یہ sign نہیں کرتے بات نہیں ہو سکتی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب حلف ہو جاتا ہے تو پھر پوائنٹ آف آرڈر لیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں! اصل میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں decide یہ ہوا تھا کہ تمام پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد لئے جائیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا فیصلہ آپ کو اور مجھ کو بھی پتا ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے اجلاس تین بجے بلایا تھا مگر شروع کب کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اپوزیشن لیڈر صاحب کھڑے ہیں، میں پہلے ذرا اِن کی بات سن لوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں نے اپنی بات شروع کی ہوئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! نئے ممبران کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نئے ممبران جنہوں نے ابھی حلف لیا ہے اُن کی ایک ایک منٹ کی speech ہو جائے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! آپ انتہائی محترم ہیں اور میرے دل میں آپ کا بڑا احترام ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ تین بجے اجلاس کا وقت تھا مگر پانچ بجے آپ نے اجلاس شروع کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بھی floor دوں گا۔ جی، ملک صاحب! پہلے آپ بات کریں۔

جناب احسان الحق چودھری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران پنجاب اسمبلی اور پریس گیلری میں موجود میڈیا کے دوستو! السلام علیکم۔ سب سے پہلے میں خدائے بزرگ و برتر کا انتہائی شکر گزار ہوں جس کی ذات اقدس نے مجھے اس الیکشن میں کامیابی سے سرفراز فرمایا۔ میں اپنے حلقہ کے عوام بالخصوص اُن ووٹرز کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے بدترین دھاندلی کے حکومتی منصوبوں کو خاک میں ملا کر مجھے تاریخی فتح سے ہمکنار کیا۔ دراصل یہ کامیابی ہمارے قائد چودھری پرویز الٰہی صاحب اور جناب طارق بشیر چیمہ صاحب کی کاوشوں اور عملی اقدامات کی وجہ سے ہوئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ کی طرف سے "چودھری شجاعت حسین،
چودھری پرویزالٰہی اور چودھری مونس الٰہی زندہ باد" کی نعرہ بازی)

وہ خراج تحسین کے بھی لائق ہیں جنہوں نے جنوبی پنجاب بالخصوص بہاولپور کی تعمیر و ترقی اور علاقہ کے عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے کئے ہیں۔ دوسری طرف بہاولپور کے عوام کا موجودہ صوبائی حکومت کی پالیسیوں پر عدم اعتماد بھی ہے۔ میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ خدا حافظ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب!

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر اور میرے قابل احترام ممبر حضرات! السلام علیکم۔ میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر آج اپنے علاقہ کے عوام کی نمائندگی کر سکوں۔ اس کے بعد میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اپنے عوام اور ملک کی خدمت کر سکوں۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جس طرح میرے دوستوں اور ممبر حضرات نے میرا ساتھ دیا اور جس بھرپور انداز سے عوام نے مجھے support کیا، میں پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ والوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آئندہ الیکشن میں وہ اکٹھے دوبارہ بھی آنا چاہیں تو سو بسم اللہ مگر کامیابی (ن) لیگ کی ہی ہوگی اور بہاولپور میں الیکشن جیت جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ یہ الیکشن ٹیسٹ کیس کیا گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ تو جعلی ووٹوں سے بنے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران (ق) لیگ کی طرف سے "جعلی ووٹ، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ انہیں بات کر لینے دیں۔

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں اِن کی بات کا جواب بھی دوں گا لیکن جس طرح پی پی۔220 ساہیوال کو ٹیسٹ کیس کے نام پر انہوں نے ہی announce کیا تھا لیکن اُس کا ہم سب نے اور ہماری عوام نے مل کر بھرپور انداز سے جواب دیا ہے۔ باقی جعلی ووٹوں کی بات رہی تو جس طرح اِن کی ممبر وہاں پر ووٹ اور مہریں ڈالتے ہوئے پکڑی گئی اُس کا جواب یہ لوگ دیں، ہم نہیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کھگہ صاحب!آپ کا بہت شکریہ

پیر خضر حیات شاہ کھگہ: جناب سپیکر!میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کے لئے وقت دیا۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نیازی صاحب!

تعزیت

نیٹو اور امریکی حملہ سے پاک فوج کے شہید ہونے والے جوانوں کے لئے فاتحہ خوانی

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔جناب سپیکر!میں اس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ چند دن پہلے نیٹو اور امریکی جارحیت کی وجہ سے ہماری پاک فوج کے بھائی اور جوان شہید ہو گئے تھے لہذا میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ ہماری پاک فوج کے اُن جوانوں/شہیدوں کے ایصالِ ثواب کے لئے اس ہاؤس میں فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ کی بالکل جائز بات ہے۔نیٹو کی وجہ سے ہمارے شہید ہونے والے فوجیوں کے لئے ہاؤس میں فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر نیٹو حملے کی زد میں آکر شہید ہونے والے پاک فوج کے افسران
اور جوانوں کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!یہ دعائے مغفرت ہماری پاک فوج کے شہید ہونے والے افسران اور جوانوں کے لئے بھی ہونی چاہئے اور ساتھ ساتھ ڈرون حملوں اور دہشت گردی کی لپیٹ میں پاکستان کے جو دوسرے لوگ شہید ہوتے ہیں اُن کے لئے بھی دعائے مغفرت کروانی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

دعائے صحت

صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری اور سید علی مردان شاہ المعروف پیر پگاڑا کی صحت یابی کے لئے دعا

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہمارے صدرِ پاکستان جناب آصف علی زرداری دبئی کے ہسپتال میں زیرِعلاج ہیں اور اُن کی طبیعت خراب ہے لہذا اُن کی صحت یابی کے لئے دعا کرائی جائے۔

مخدوم سید احمد محمود: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مخدوم صاحب!

مخدوم سید احمد محمود: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے ایوان سے گزارش ہے کہ پیر پگاڑا صاحب کی طبیعت ناساز ہے اور وہ آغا خان ہسپتال میں زیرِعلاج ہیں لہذا اُن کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، صدرِ پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب اور سید مردان شاہ المعروف پیر پگاڑا صاحب کی صحت یابی کے لئے کہا گیا ہے لہذا دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر صدرِ پاکستان جناب آصف علی زرداری
اور سید مردان شاہ المعروف پیر پگاڑا کی صحت یابی کے لئے علیحدہ علیحدہ دعا کی گئی)

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سب سے پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔On his behalf sir سوال کا نمبر 706 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ (معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں مختلف اداروں، ہوٹلوں کو شراب فراہم کرنے کی تفصیلات

*706: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) لاہور میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل دی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے ؟

(ب) ان ہوٹلوں اور اداروں کو شراب فراہم کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ہر ہوٹل اور اداروں کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے ؟

(د) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص /افراد /کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(ہ) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کی صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کرنے کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(و) جن اداروں / ہوٹلوں کے خلاف شراب کی فروخت حکومت کے قواعد کے برعکس کرنے پر کارروائی کی گئی ان کے نام بتائیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) لاہور میں مندرجہ ذیل ہوٹل / اداروں کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس (L-2) ہے۔

1- پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، مال روڈ، لاہور
2- آواری ہوٹل، مال روڈ، لاہور
3- ہولی ڈے ان ہوٹل، ایجرٹن روڈ، لاہور
4- ایمبیسیڈر ہوٹل، ڈیوس روڈ، لاہور

(ب) ان ہوٹلوں کو لائسنس L-2 جاری کئے ہوئے ہیں جن کی رو سے یہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر ملکیوں کو حسب ضابطہ شراب فروخت کرتے ہیں۔

(ج) کوئی شرح مقرر نہ ہے۔

(د) یہ ہوٹل صرف ملکی و غیر ملکی، غیر مسلم افراد (جن کو شراب پینے کا پرمٹ جاری کیا گیا ہو) کو شراب فروخت کرنے کے مجاز ہیں۔

(ہ) ان ہوٹلوں میں شراب کی فروخت کی چیکنگ کرنے کے لئے اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز تعینات ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:-

1	مظفر قیوم	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر گریڈ16	پرل کانٹی نینٹل اور آواری ہوٹل 16-05-2008
2	سید محمد علی شاہ	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر گریڈ16	ہولی ڈے ان ہوٹل 23-04-2008
3	محمد سلیم بٹ	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر گریڈ16	ایمبیسیڈر ہوٹل 23-7-2008

(و)

(1) ہولی ڈے ان ہوٹل

(2) آواری ہوٹل

(3) ایمبیسیڈر ہوٹل

ان ہوٹلوں کو قواعد کی خلاف ورزی پر جرمانہ کیا گیا تھا۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: معزز وزیر صاحب سے اس سوال کے جز (و) میں پوچھا گیا ہے کہ "جن ہوٹلوں کے خلاف شراب کی فروخت حکومت کے قواعد کے برعکس کرنے پر کارروائی کی گئی ہے، ان کے نام بتائیں"؟ انہوں نے یہاں پر مختلف ہوٹلوں کے نام دیئے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان ہوٹلوں نے قواعد کی کون سی خلاف ورزی کی تھی جس کی بنیاد پر ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! نولاٹیا صاحب نے جز (و) کے متعلق ضمنی سوال کیا ہے تو لاہور میں تین ہوٹل ہیں جن میں پہلے نمبر پر لکھے گئے ہوٹل "ہولی ڈے ان" کے متعلق بتا دوں کہ اب اس کا نام تبدیل ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ سوال کافی پرانا ہے تو اس کا نام Hospitality Inn ہے۔ دوسرا آواری اور تیسرا ایمبیسیڈر ہوٹل ہے۔ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی پر 45 ہزار روپے جرمانہ ہوا جس کے مختلف rules بنے ہوئے ہیں جن کے مطابق وہاں پر مختلف

brands ہوتے ہیں جو کہ ہوٹلوں میں Wine Shops پر فروخت کرتے ہیں تو اس حوالے سے انہیں جرمانے کئے جاتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ کون سا قاعدہ ہے کہ جسے ان تین ہوٹلوں نے violate کیا ہے جس کی وجہ سے انہیں جرمانہ ہوا ہے؟ اس جواب میں میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! major violation یہ کہ ان کی sanctioned strength ہوتی ہے یعنی ان کو جو permits دیئے جاتے ہیں تو اس کی تعداد میں کمی ہوتی ہے اور ہمارے لوگ جا کر چیک کرتے ہیں تو وہاں پر بتائی جانے والی quantity سے کم ہو تو ایک طرح سے اس کی violation ہوتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ویسے انہوں نے جواب اس کا بھی نہیں دیا لیکن میں دوسرا ضمنی سوال کرتا ہوں کہ جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ لاہور میں درج ذیل ہوٹل/اداروں کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس L-2 ہے تو قواعد کے مطابق یہ بتا دیں کہ لائسنس کی کل categories کتنی ہیں اور یہ کون کون سی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بالکل ایک نیا سوال ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے سوال کے جواب میں categories لکھی ہوئی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ آپ اس پر ایک نیا سوال جمع کرائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں L-2 لکھا ہوا ہے تو یہ اس کی وضاحت کر دیں اور اس کے ساتھ ساتھ PR-1 اور PR-2 کا بھی بتا دیں کہ یہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نولاٹیا صاحب! ناراض نہ ہوں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے گزارش کروں گا کہ وہ ناراض نہ ہوں کیونکہ میں اس کا جواب دیتا ہوں کہ L-1 لائسنس مینوفیکچرنگ کمپنی کو دیا جاتا ہے کیونکہ اس کے مختلف brands ہوتے ہیں اور یہ پنجاب میں

صرف "مری بیوری" ایک کمپنی ہے جو مینوفیکچرنگ کر رہی ہے جسے ہم نے L-1 لائسنس جاری کیا ہے۔L-2 کے بارے میں انہوں نے پوچھا تو جن ہوٹلوں میں شراب فروخت ہوتی ہے انہیں ہم L-2 لائسنس جاری کرتے ہیں اور جیسا کہ پہلے بتایا کہ لاہور میں چار جبکہ پنجاب میں بھی کئی ایک 4-Star یا 5-Star کی categories میں آنے والے ہوٹلوں کو لائسنس دیا جاتا ہے۔ جیسے انہوں نے خود کہا کہ PR-1 اور PR-2 کی بھی وضاحت کر دوں کہ permit holders کو permission دی جاتی ہے اور انہیں permission License دیا جاتا ہے اسے PR-1 اور PR-2 کہا جاتا ہے۔PR-1 پاکستان میں non Muslims اور پاکستان میں غیر ملکی غیر مسلم کو PR-2 جاری کیا جاتا ہے۔ یہ چاروں categories ہیں جو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دی ہیں۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! PR-1 اور PR-2،L-1 اور L-2 یہ چار categories ہیں لیکن منسٹر صاحب نے دو categories کا کہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ابھی انہوں نے چاروں کی وضاحت کر دی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے واضح طور پر چار categories بتائی ہیں کیونکہ انہوں نے PR-1,PR-2 اور L-1 اور L-2 کے متعلق سوال کیا ہے جس کی میں نے وضاحت کر دی ہے کہ یہ دو مختلف چیزیں ہیں اس لئے میں نے بتایا کہ دو categories ہیں کہ ایک L-1 اور L-2 جبکہ PR-1 اور PR-2 ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب فرمائیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ "ہر ہوٹل/اداروں کو ماہانہ اور روزانہ کی شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے"۔ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ جن ہوٹلوں نے violation کی ہے، excess sale کی ہے، انہیں 45 ہزار روپے جرمانہ ہوا لیکن اس کا تحریری جواب دیکھیں کہ "کوئی شرح مقرر نہ ہے" یا تو جرمانہ غیر قانونی ہوا یا source نہیں بتایا جا رہا؟ اس کا مطلب unlimited supply ہے تو جب ایسا ہے تو پھر excess sale میں جرمانہ کیسے ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ شیخ صاحب اس وقت سن نہیں رہے تھے کہ میں نے excess کی بات نہیں کی تھی بلکہ تعداد میں کمی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، انہوں نے اس کا حوالہ دیا ہے تو میں پہلے اس کی وضاحت کر دوں کہ تعداد میں کمی ہوتی ہے تو یہ ایک major violation ہوتی ہے۔ جز (ج) میں ہے کہ "ہر ہوٹل اور اداروں کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے" تو جن کے پاس PR-1 اور PR-2 permits ہوتے ہیں تو ان کی daily consumption ہوتی ہے کہ کتنی شراب جا رہی ہے، لوگ آ کر لے رہے ہیں اور آگے جا رہی ہے تو اس حوالے سے یعنی demand کے حوالے سے supply ہوتی ہے کوئی اس کی supply permanent fix نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ یہ کہتے ہیں کہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے جواب آیا کہ unlimited اور منسٹر صاحب جو بات کر رہے ہیں تو کیا وہ بالکل relevant ہے؟ اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ مجھے جو سمجھ آئی ہے کہ monthly جتنی جا رہی ہوتی ہے جب اس ratio میں کمی آتی ہے تو اس پر کارروائی کی جاتی ہے کہ اس ratio میں کمی کیوں آئی ہے؟ جو مجھے ان کی سمجھ آئی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ سوال پھر پڑھ دیتا ہوں کہ ہر ہوٹل اور اداروں کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟ میں نے یہی بتایا ہے کہ اس کی کوئی fix شرح نہیں ہے۔ ان کی جتنی demand ہوتی ہے اسی حساب سے وہ supply لیتے ہیں جہاں سے manufacturing ہو رہی ہوتی ہے۔ pearl continental

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! Pearl Continental اور Ambassador Hotel کی forecast میں ضرور فرق ہو گا اور دونوں کی سیل میں بھی فرق ہو گا اس لئے یہ جواب غلط ہے۔

جناب نشاط احمد خان ڈاہا: جناب سپیکر! رائل پام کا یہاں کہیں ذکر نہیں ہے کہ وہاں شراب کہاں سے آتی ہے؟ وہاں بار بھی ہے اور شراب بھی بکتی ہے۔ اس کا یہاں کہیں بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ وہاں ہر روز شام

کو شراب بکتی ہے اور لوگ وہاں بیٹھ کر بھی شراب پیتے ہیں اس کا اس جواب میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! رائل پام لاہور میں ایک کلب ہے۔ جیسا کہ یہ بتا رہے ہیں کیونکہ میں نہ تو اس کا ممبر ہوں اور مجھے کبھی اتفاق بھی نہیں ہوا۔ اگر وہاں پر شراب بکتی ہے تو ان کو چاہئے کہ ہمیں بتائیں ہم اس پر ریڈ کریں گے اور اس پر چیک کریں گے۔ اگر وہاں پر شراب available ہے اور فروخت ہوتی ہے تو وہ illegal ہے وہ legally فروخت نہیں کر سکتے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جب انہوں نے رائل پام کی بات کی ہے تو کیا بذات خود یہ، میں یا ہم لوگ جا کر دیکھیں گے اور یہ تو محکمے نے جواب دینا تھا محکمے نے یہاں پر رائل پام کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے یہ سوال بڑا واضح ہے کہ لاہور میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل دی جائے اداروں میں تو کلب بھی آتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہ legally ہم سے licensed نہیں ہے۔ لاہور میں صرف چار ہوٹل ہیں جو legally حکومت سے approved ہیں اور پرمٹ کے ذریعے شراب فروخت کر سکتے ہیں۔ یہ جو کلب کی بات کر رہے ہیں یہ اسی طرح ہے کہ privately کسی بھی جگہ شراب استعمال کی جاتی ہے اور اگر ہمیں شکایت ہو تو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ وہاں پر جا کر چھاپہ مارتا ہے اور ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ رائل پام بھی ایک کلب ہے اگر یہاں پر بھی اس طرح کی activity ہو رہی ہے تو ہم بالکل اس کو دیکھیں گے، یہ میرے knowledge میں نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تو on the floor of the House یہ point out ہوا ہے۔ آپ کو اس پر کارروائی کرنی چاہئے اور کارروائی کر کے بتانا چاہئے۔ اب ایک چیز point out ہوئی ہے اور on the floor of the House ہوئی ہے تو میرا خیال ہے کہ اس پر کارروائی کر کے ہاؤس کو apprise کرنا چاہئے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جس طرح وزیر صاحب نے فرمایا ہے بلکہ آپ ان سے جواب طلبی کروائیں کہ محکمہ اس پر initiative لے، وہاں ریڈ کرے اور آپ کو آکر جواب دے۔ وزیر صاحب یہاں پر بتائیں کہ رائل پام میں غیر قانونی طور پر شراب بیچی جا رہی ہے اس میں کون لوگ ملوث ہیں جبکہ رائل پام کو لائسنس نہیں دیا گیا تو شراب کیسے فروخت ہو رہی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں معزز ممبران کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو سوال کیا گیا تھا ہم نے اس کا جواب دیا ہے۔ اگر یہ رائل پام، کسی اور کلب یا کسی اور جگہ کے بارے میں سوال کرتے تو ہم اس کے حساب سے اس کا جواب دیتے۔ مگر اب چونکہ آپ نے بھی فرمایا ہے کہ رائل پام میں اگر اس طرح کی activity ہوتی ہے تو اس کا حکومت بالکل نوٹس لے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ اگر غریب آدمی جعلی شراب پی کر مر جائے تو پولیس پرچہ بھی دے دیتی ہے اور پکڑ کر اندر بھی کر دیتی ہے۔ اتنے بڑے بڑے کلب ہیں جو کھلے عام شراب بیچ رہے ہیں اور اس کا point out بھی ہوا ہے تو اس کو سامنے آنا چاہئے اور ان کے خلاف پوری کارروائی ہونی چاہئے۔ چونکہ یہ on the floor of the House بات ہوئی ہے تو آپ کل تک ہاؤس کو apprise کیجئے گا۔

جناب شہر یار علی خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے اس پر کافی بات ہو چکی ہے اب اگلے سوال پر آتے ہیں۔

جناب شہر یار علی خان: جناب سپیکر! جم خانے میں بھی شراب کی سپلائی ہوتی ہے اور میرے خیال میں منسٹر صاحب وہاں کے ممبر بھی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ بتا دیا ہے کل تک وہ ہاؤس کو بتا دیں گے۔

جناب شہر یار علی خان: جناب سپیکر! جم خانے کا تو پوچھ لیں وہ تو پنجاب حکومت کے under آتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہندلی صاحب! ایک سوال پر اتنے ضمنی سوال نہیں ہو سکتے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور یہ اسلام کے نام پر بنا ہے۔ یہاں پر یہ سوال آنا اور اس کا جواب آنا کہ ہمارے ہوٹلوں میں شراب فروخت ہو رہی ہے یہ ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ فلاں ہوٹل میں فروخت ہو رہی ہے، فلاں میں ہو رہی ہے اس پر پابندی لگائی جائے، اس کا نوٹس لیا جائے اور اس کا حل ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہندلی صاحب! یہ آپ کا سوال ہے اور نہ کچھ ہے۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو قانون کے مطابق اس پر کچھ move کریں۔ بہت شکریہ، تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ (معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب! سوال کا نمبر پکاریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 722 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پی سی اور آواری ہوٹل کو روزانہ فراہم کی جانے والی شراب کی مقدار و دیگر تفصیلات

***722: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی سی اور آواری ہوٹل لاہور کو روزانہ کی بنیاد پر کتنی شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) یہ شراب کن مقاصد کے لئے فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل شراب کس شرح سے کن افراد / اداروں کو فروخت کرنے کے مجاز ہیں؟

(د) ان ہوٹلوں سے ایکسائز کی کتنی رقم ماہانہ وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) ان ہوٹلوں میں تعینات محکمہ کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) روزانہ کی بنیاد پر شراب فراہم کرنے کا کوئی نظام موجود نہ ہے۔

(ب) ملکی و غیر ملکی، غیر مسلم افراد (جن کو شراب پینے کا پرمٹ جاری کیا گیا ہو) کو شراب فراہم کی جاتی ہے۔

(ج) یہ ہوٹل صرف ملکی و غیر ملکی، غیر مسلم افراد (جن کو شراب پینے کا پرمٹ جاری کیا گیا ہو) کو شراب فروخت کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) رقم (Vend Fee) کی وصولی کا تعین شراب کی فروخت پر ہے۔

(ہ) ان ہوٹلوں میں شراب کی فروخت کی چیکنگ کرنے کے لئے اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز تعینات ہیں جن کا بنیادی سکیل 16 ہے۔ مذکورہ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز صاحبان کو ہر ماہ تبدیل کر دیا جاتا ہے۔یکم اگست 2008 سے ان کی موجودہ تعیناتی درج ذیل ہے:-

1-محمد سلیم بٹ	ہولی ڈے ان ہوٹل لاہور	31-07-2008
2-مظفر قیوم	ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور	16-05-2008
3-محمد علی شاہ	پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور اور آواری ہوٹل لاہور	23-04-2008

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس میں سوال یہ پوچھا ہے کہ آواری ہوٹل اور PC ہوٹل میں شراب کن مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے؟ اس کا جواب ہے کہ غیر ملکی اور غیر مسلموں کے لئے۔ اسی طرح پوچھا گیا کہ ماہانہ آمدنی کتنی ہے؟ اس کا جواب ہے کہ رقم Vend Fee کی وصولی کا تعین شراب کی فروخت پر ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ ان ہوٹلوں میں ماہانہ average sale کتنی ہے اور اس میں پنجاب حکومت کو کتنا ریونیو حاصل ہو رہا ہے؟ میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے کہ پہلے سوال میں بھی یہی سید محمد علی شاہ، جناب محمد سلیم بٹ صاحب اور مظہر قیوم صاحب اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر ہیں اور اس سوال میں بھی یہی ہیں۔ تو کیا وزیر موصوف یہ بھی بتانا پسند کریں گے کہ یہ آفیسرز وزیر صاحب، سیکرٹری صاحب یا ڈی جی صاحب کو monthly کیا دیتے ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی بھی پنجاب میں نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، گوندل صاحب! This is very wrong! اس طرح کا personal allegation نہیں ہونا چاہئے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ دیکھ لیں، یہاں تین ہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے جن ہوٹلوں کا پوچھا ہے تو وہی جواب ہوگا۔ اگر آپ تھوڑی سی common sense استعمال کریں تو جن ہوٹلوں میں لگے ہوئے ہیں انہی ہوٹلوں کا جواب آئے گا۔ اس طرح سے personal attack کرنا میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے decorum کے خلاف ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا ہے کہ ان کو ہر ماہ تبدیل کیا جارہا ہے۔ یہ لکھا ہے کہ مذکورہ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کو ہر ماہ تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ پچھلے سوال میں بھی اور اس سوال میں بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہوٹل ایک ہے۔ آپ دیکھیں، پچھلے سوال میں جن ہوٹلوں کے نام ہیں اس سوال میں بھی وہی ہوٹل ہیں تو پھر انہی آفیسر کا نام آنا ہے جو وہاں پر لگے ہوئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ جواب دینا ہے وزیر صاحب نے۔۔۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ان کا جواب دیتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میرا بھرپور احتجاج ہے کہ ان کو اس طرح کسی پر الزام نہیں لگانا چاہئے۔ یہ کیا بہت honest آدمی ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ کیا ہم حکومت میں کرپٹ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں personal نہ ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): انہوں نے اسمبلی کے floor پر کھڑے ہو کر ایسے ہی الزام لگا دیا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو نہیں دیکھتے، یہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ ان کی فیڈرل گورنمنٹ کیا کر رہی ہے وہاں سب کرپٹ وزیر مشیر بٹھائے ہوئے ہیں۔ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ذرا حوصلہ کریں، personal attack نہ کریں۔ (شور وغل)

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! Personal attack پہلے انہوں نے کیا ہے اور یہ بالکل برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ان کے پاس ثبوت ہیں تو لائیں، یہ کیا بات کرتے ہیں؟ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سنیں۔ order in the House, order in the House. دیکھیں، کسی بھی طرف سے کوئی بھی personal attack نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ہمارے مذہب میں ہے

اور یہ ethics بھی ہے کہ جب تک کچھ ثابت نہ ہو اس وقت تک کسی پر الزام نہیں لگانا چاہئے، اس طرح ہاؤس کا decorum خراب ہوتا ہے۔ گوندل صاحب! آپ بھی ان سے آگے کی بات نہ کریں، آپ کی مہربانی۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اب یہ مجھ سے اس کا جواب لے لیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ No point of order between Question Hour۔ ابھی پہلے منسٹر صاحب سے جواب لے لیں۔ personal remarks کو چھوڑ کر جواب لے لیں۔ منسٹر صاحب! جو بات ہوئی ہے آپ اس کا جواب دیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: No point of order.

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! کیا ہمارے ممبران Hon'able نہیں ہیں، کیا یہ زیادہ Hon'able ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے attack کیا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: Attack وہاں سے ہوا ہے، اچھا بات کو ختم کریں، please تشریف رکھیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ جواب لینا چاہتے ہیں یا نہیں لینا چاہتے؟ آپ لوگ تشریف رکھیں اور ہاؤس کو چلنے دیں۔ (قطع کلامیاں)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لوگ تشریف رکھیں، please میری بات سنیں! ہاؤس کو چلنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! آپ میری بات سننا پسند کریں گے؟ آپ تشریف رکھیں، پہلے ذرا میری بات تو سن لیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ میری بات سنیں! ہاؤس کے اندر کسی کو کسی پر

personal attack نہیں کرنا چاہئے۔اس ہاؤس کا ایک decorum ہے۔آپ کی مہربانی اس کا جواب آنے دیں۔(قطع کلامیاں)

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! آپ اس پر آج ایک کمیٹی constitute کریں۔اگر میرا قصور ہے تو میں ذمہ دار ہوں، اگر ان کا قصور ہے تو وہ ذمہ دار ہیں انہوں نے یہ بات کیوں کی ہے، کیا ہم یہاں بیٹھ کر monthly لیتے ہیں؟ آپ راجہ ریاض احمد صاحب کی سربراہی میں کمیٹی بنا دیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! آپ بات کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھائی! ان کو تو بات کرنے دیں۔آپ لوگ مجھے موقع دیں گے کہ میں کسی معزز ممبر کو بات کرنے دوں؟ (قطع کلامیاں)

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک نوشیر خان لنگڑیال صاحب! ان کو تو بات کر لینے دیں۔جی، کرنل (ر) محمد شبیر اعوان صاحب کا مائیک کھولیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو سولہویں گریڈ کا آبکاری و محصولات آفیسر ہے۔What they do in the hotel? What is their character? اس میں honest لوگ بھی ہیں لیکن دوسرے بھی ہیں۔

> But equating a member in honour with an Excise and Taxation Officer is not acceptable. He has to apologize first and then be removed.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف پر کوئی الزام نہیں لگایا کہ انہوں نے کوئی monthly لی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جوش خطابت میں کچھ کہہ گئے تھے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے تو صرف تین افراد کا پوچھا ہے، صوبہ پنجاب کے 36 اضلاع ہیں اور یہاں پر لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز موجود ہیں ، اچھے بھلے competent بھی ہیں لیکن یہ تین نام ہیں جو بار بار ان ہوٹلوں میں rotate ہو رہے ہیں۔ یہاں لامحالہ ایک perception develop ہوتا ہے اور یہ perception میرے بارے میں نہیں بلکہ جو وزیر صاحب کے بارے میں develop ہوگا کہ یا تو وہ بکا ہوا ہے یا ان کا افسروں پر کنٹرول نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں، اب آپ ذرا سوال کو پڑھ لیں؟ پہلے سوال میں پوچھا گیا تھا کہ لاہور میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل دی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں تفصیل دی گئی ہے، اس سوال کا جز (ہ) یہ ہے کہ ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کی فروخت چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بیان کیا جائے۔ اب اس کے اندر تو لامحالہ ان کے نام آنے تھے۔ اب دوسرے سوال کے جز (ہ) کے اندر بھی پوچھا گیا ہے کہ ان ہوٹلز میں تعینات ملازمین کی تفصیل بیان کی جائے۔ اب ان ملازمین کی تفصیل دوبارہ ہی آنی ہے جو کہ پہلے وہاں پر تعینات ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ اتنی بڑی بات ہے مہربانی کر کے اس سوال کو آگے چلائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں اپنے question کو amend کر لیتا ہوں اور اگر میاں مجتبیٰ شجاع صاحب کو اس سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں ان سے معذرت بھی کرنے کو تیار ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے بھی جو personal comments دیئے ہیں ان کو اپنی بات میں withdraw کیجئے گا کیونکہ انہوں نے بھی معذرت کر لی ہے۔ جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ اس پورے tenure میں باقی جو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز ایک ایک ماہ کے لئے ان ہوٹلوں میں تعینات رہے ہیں وزیر موصوف

ہمیں ان کے نام بتادیں، ان تینوں ہوٹلوں کا جو comparative revenue generate ہوتا ہے اس کی تفصیل بھی ایوان میں ابھی پیش کریں کیونکہ انہوں نے گول کر دیا ہے کہ اس میں vend money ہمیں کتنی ملتی ہے۔ میرے مشاہدہ میں ہے کہ پہلے بھی اسی طرح کا کوئی سوال اسمبلی میں آیا تھا۔ Ambassador Hotel کی revenue یا شراب کی سیل آواری اور PC ہوٹل سے زیادہ ہے وہ اس لئے ہے کہ وہاں پر صرف بزنس ہی شراب کا ہوتا ہے، where as tourist یا لوکل گیسٹ PC Hotel اور آواری ہوٹل میں زیادہ آتے ہیں لیکن ریونیو Ambassador Hotel میں اس لئے زیادہ generate ہوتا ہے کہ وہاں پر purely شراب کی سیل کا کام زیادہ ہوتا ہے۔ وزیر موصوف نے جو personal remarks دیئے ہیں میں نے سنے نہیں ہیں۔ kindly اگر پھر repeat کرادیں تو میں ان کو جواب بھی دے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کی مہربانی، آپ نے بڑا اچھا gesture show کیا ہے کہ آپ نے اپنے comments withdraw کئے ہیں۔ منسٹر صاحب سے بھی میں کہوں گا کہ جو personal comments ہیں ان کو withdraw کر کے جواب دے دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے بھائی ہیں اگر میری کسی بات سے ان کی دلآزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ مگر میں پھر ان سے کہوں گا کہ وہ ہمارے لئے بہت محترم ہیں اور معزز ایوان میں بات کرتے ہوئے پہلے سوچ لینا اور دیکھ لینا چاہئے۔ میں ان کو جواب دے دیتا ہوں کیونکہ ان سارے معاملات پر بہت لمبی بات ہو گئی ہے۔ ہمارے جو ETOs حضرات ہیں وہ ہزاروں میں نہیں بلکہ چند سو کے قریب ETOs ہیں کیونکہ یہ کہہ رہے تھے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ یہ جو تین افراد کے نام یہاں پر لکھے ہوئے ہیں کیونکہ مجھے موقع نہیں فراہم کیا گیا کہ میں ان کو جواب دوں اگر آپ اس سوال کا جواب دیکھیں تو یہ جواب ہم نے 10۔اکتوبر 2008 کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں بھیجا تھا۔ اس وقت existence پوزیشن یہ ہے کہ یہ تینوں افراد یہاں سے change ہو چکے ہیں کیونکہ تین سال کا tenure ہوتا ہے اور تین سال سے زیادہ کوئی بھی نہیں رہ سکتا۔ یہ جواب چونکہ پرانا آیا ہوا ہے اگر یہ کہتے ہیں تو میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ ان میں سے محمد علی شاہ پچھلے سال 09-09-05 کو یہاں سے تبدیل کر دیا گیا تھا یعنی ڈیڑھ سال پہلے وہ تبدیل ہو چکا ہے، اسی طرح مظفر قیوم کو 11-10-26 کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور اسی طرح محمد سلیم بٹ کو 11-11-17 کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ان تینوں حضرات کی یہاں سے ٹرانسفر ہو گئی ہوئی ہے اور ان کی جگہ نئے لوگ

appoint کر دیئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے جو کافی زیادہ سوالات کئے ان میں بہت سارے سوالات کے fresh questions بنتے ہیں۔اگر یہ اپنے نئے سوالات کر دیں تو میں ان کو جواب فراہم کروں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! انہوں نے جو تین سال کا کہا ہے اور میں ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جز (ہ) کا جو جواب دیا ہے کہ مذکورہ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز صاحبان کو ہر ماہ تبدیل کر دیا جاتا ہے تو کیا جو یہ جھوٹ لکھ کر دیا گیا ہے ہم اس پر یقین کریں یا جو منہ سے منسٹر صاحب سچ بول رہے ہیں ہم اس پر یقین کریں؟ میں نے جو باقی پوچھا ہے کہ ہمیں مختلف ہوٹلوں کی sale کا comparison دے دیں کہ ان کا revenue کس طرح generate ہو رہا ہے؟ یہ اپنے افسر سے ہی پوچھ لیں کہ یہ خود تین سال کے لئے appoint کرتے ہیں لیکن اسمبلی میں جو جھوٹ لکھ کر دیا جاتا ہے کہ ہر ماہ ان کی تبدیلی ہوتی ہے اور جب ہر ماہ وہی بندہ لگے گا تو ہم یہی بات کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے آپ کا ضمنی سوال آ گیا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہاں پر جو جواب آیا ہوا ہے میں پھر پڑھ دوں کہ مذکورہ اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز صاحبان کو ہر ماہ تبدیل کر دیا جاتا ہے۔اس سوال کا جواب 10۔اکتوبر 2008 کو آیا ہے۔اس میں مذکورہ کا مطلب تینوں افسران ہیں اور ان تینوں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسران کی ان ہوٹلوں میں rotation ہوتی تھی مگر اس کو اب ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ جب کسی افسر کو پی سی ہوٹل سے آواری ہوٹل لے آتے تھے تو اس سے کوئی بہتری نہیں آئی۔جب یہ جواب بھیجا گیا تو اس دوران تھوڑے عرصہ کے لئے ایک experiment کیا گیا تھا کہ شاید اس سے revenue collection میں بہتری آئے یا اس سے checking میں کوئی بہتری آئے۔ماہانہ بنیادوں پر یہی تین افسران وہاں پر appoint کئے گئے تھے اور ان چاروں ہوٹلوں میں ایک ایک ماہ کے لئے rotation کی جاتی تھی مگر اس وقت ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ اب جس کو بھی appoint کیا جاتا ہے جس ہوٹل کے لئے بھی appoint کیا جاتا ہے وہ وہاں پر permanent duty کرتا ہے۔اس کے علاوہ معزز ممبر revenue کے متعلق جو comparative statement مانگ رہے ہیں آپ بھی

سمجھتے ہیں کہ یہ ایک fresh question بنتا ہے۔اس وقت میرے پاس اس کی details نہیں ہیں مگر محکمے کے پاس موجود ہیں اگر یہ نیا سوال کریں تو ہم ان کو اس کی تفصیلات provide کر سکتے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ یہ شراب کن مقاصد کے لئے فراہم کی جاتی ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ملکی و غیر ملکی غیر مسلم افراد کو شراب فراہم کی جاتی ہے۔اس میں مقصد تو نہیں سمجھ آیا کہ اصل مقصد کیا ہے؟ کم از کم وزیر موصوف ہمارے سوال کا ہی جواب دے دیں۔وزیر آبکاری صاحب ہماری آہ و بکا کو ہی سن کر اس پر توجہ دے دیں۔ان کے محکمے کے افسران بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہی بتا دیں کہ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ اس سے House کی تسلی ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! Common sense کی بات ہے یہ نہانے کے لئے تو نہیں دی جاتی ہو گی۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! اس کے علاوہ بھی اس کے بہت سارے مقاصد ہیں کم از کم یہ بتائیں تو سہی کہ ان کے مدنظر کون کون سی ایسی چیزیں ہیں جس کے لئے یہ شراب فراہم کرتے ہیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب والا! سوال یہ ہے کہ یہ شراب کن مقاصد کے لئے فراہم کی جاتی ہے؟ اس کا clear cut جواب ہے کہ جو ملکی اور غیر ملکی غیر مسلم ہیں ان کو PR-I اور PR-II کے permit دیئے جاتے ہیں۔اس کے مطابق انہوں نے اپنی ذات کے لئے استعمال کرنا ہوتا ہے کیونکہ ان کو شاید اس بات کی اجازت ہوتی ہے اور وہ شراب استعمال کرتے ہیں۔اس حوالے سے یہاں پر اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ جن کو permit جاری کیا گیا ہے وہ ان ہوٹلوں کی Wine Shops سے شراب purchase کرتے ہیں اور اپنے ذاتی استعمال میں لاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ شراب کو پینے کے لئے دیا جاتا ہے اور بڑا clear لکھا ہوا ہے۔آپ ان کے منہ سے اب اور کیا کہلوانا چاہتے ہیں؟

رائے محمد اسلم خان: جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر بہت ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔محترمہ آپ کیا فرمانا چاہتی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! جز (ج) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ ہوٹل صرف ملکی اور غیر ملکی غیر مسلم افراد جن کو شراب پینے کا permit جاری کیا گیا ہو ان کو شراب فروخت کرنے کے مجاز ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ قانون کہاں ہے جس سے شراب پینے کے لئے permit جاری کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ غیر مسلموں کو بار بار focus کیا گیا ہے۔ یہاں ہمارے غیر مسلم بہن بھائی تشریف فرما ہیں انہوں نے ایک دفعہ پہلے بھی on the floor of the House اس چیز پر احتجاج کیا تھا کہ ہمارے مذہب میں بھی شراب پینے کی اجازت نہیں ہے، ان کی آڑ لے کر شراب کو کیوں فروخت کیا جاتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ نجمی سلیم: جناب والا! یہاں پر بار بار یہی سوال آتا ہے کہ غیر مسلموں کو شراب کے permit دیئے جاتے ہیں اور میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہوں گی کہ جس طرح محترمہ آمنہ الفت صاحبہ نے بھی بات کی ہے کہ مجھے اس سوال کا جواب دے دیں کہ کیا مسلم شراب نہیں پیتے اور اس کا جواب بھی honestly دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب والا! اس سلسلے میں، میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا ضمنی سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب والا! ضمنی سوال نہیں ہے میری بہن نے یہاں بات کی ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی ہم نے unanimously جتنے بھی اقلیتی پارلیمینٹرین ممبران ہیں سب نے یہ کہا تھا کہ یہ کسی بھی مذہب میں جائز نہیں ہے۔ 1979 میں انڈیا سے ایک شراب Aristocrat آتی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے اپنے سیکرٹریوں کو بلایا اور کہا کہ اس کا سارا منافع انڈیا والے لے جاتے ہیں تو انہوں نے ایک تاریخی بددیانتی کی اور غیر مسلموں کے نام پر یہ permit جاری کر دیئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ شراب صرف غیر مسلموں کے لئے allowed نہیں ہے بلکہ بہت سارے ایسے لوگ ہیں جن کو فیکٹریوں میں ادوایات کے لئے دی جاتی ہے اور ان کو بھی آرٹیکل 17 کے تحت لائسنس ملتے ہیں اس لئے بار بار اس بات کو کہنا میں اپنے لئے باعث توہین سمجھ رہا

ہوں کہ غیر مسلم اس کو استعمال کرتے ہیں۔ مذہب کے حوالے سے میں یہ بات کروں گا کہ یہ غلط بات ہے باقی یہ سب کو پتا ہے کہ کون لیتا ہے اور کون پیتا ہے اس پر میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب والا! آپ سے التماس ہے کہ پہلے بھی میں اس معزز ایوان میں باقاعدہ بائبل مقدس لے کر آیا تھا اور میں نے اس سلسلے میں آیت بھی پڑھ کر سنائی تھی، جس میں لکھا ہوا تھا کہ "نشہ باز خدا کی بارگاہ میں داخل نہ ہوگا" ہمارے مذہب میں نہ صرف شراب بلکہ ہر نشہ ممنوع ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ تو جنت میں بھی نہیں جا سکتا۔ وزیر موصوف صاحب معلوم نہیں کیسے یہ ہر دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ غیر مسلموں کو لائسنس دیئے جاتے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ سراسر ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس ناانصافی کو روکا جائے اور یہ سوال کرکے اقلیتوں کو تماشا نہ بنایا جائے اور ان کے مذہب کو بدنام نہ کیا جائے۔ نشہ کوئی اور کرتا ہے بدنام اقلیتوں کو کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے دوستوں نے جس طرح غیر مسلم communityکے حوالے سے بات کی ہے یقیناً اس سے community disgraceہوتی ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ والی بات بھی نہیں ہے میں اپنے بھائی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ جس طرح سے انہوں نے کہا ہے کہ ضیاء الحق کے دور میں کس طرح سے غیر مسلموں کے نام پر permitجاری کئے گئے لیکن اگر آپ پاکستان کی تاریخ کو تھوڑا سا اور پیچھے کی طرف لے کر جائیں تو اس کی ساری ذمہ داری ذوالفقار علی بھٹو پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اس وقت علماء کرام کو خوش کرنے کے لئے یہ تمام کارنامہ سرانجام دیا۔ (قطع کلامیاں)

چوہدری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ یہ ضیاء الحق کے دور میں ہوا۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: آپ میری بات سن لیں میں آپ کو حقائق بتاؤں گا۔

چوہدری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: دیکھیں حقیقت کا سننا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر بحث نہیں ہونی۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب والا! رانا چندر سنگھ اس زمانے میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ موجود ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب والا! میرے معزز ممبران نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس میں پنجاب حکومت کا یا محکمہ آبکاری و محصولات کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ ایک فیڈرل لاء ہے جیسا کہ میرے معزز ممبر نے آپ کو بتایا کہ حدود آرڈیننس کے تحت یہ فیڈرل لاء بنایا گیا تھا اور اس قانون کی صرف پنجاب میں نہیں بلکہ پورے پاکستان میں implementation ہو رہی ہے۔ میرے جو معزز اقلیتی ممبران ہیں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے شراب حرام ہے تو یہ اس اسمبلی میں قانون سازی کے لئے بل لائیں ہم ان کو support کریں گے۔ پنجاب میں کم از کم شراب کو ختم کر دیں گے اور کسی کو بھی شراب نہیں ملے گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس پر اب کوئی بات نہیں ہو گی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ لاء کی بات کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں اس پر بہت زیادہ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب اس کا مرکز سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ ایک صوبائی معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ پنجاب حکومت خود ہی کر سکتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔No more question on this.
چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ صوبائی معاملہ ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: تشریف رکھیں۔No more question on this.
چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! پنجاب حکومت اس سے revenue حاصل کرتی ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ شکریہ
وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب والا! یہ صوبائی اسمبلی کا معاملہ ہے یہ اس پر قانون سازی کے لئے ترمیم پیش کریں۔
جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔
وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب والا! یہ 8th Amendment کو پڑھیں اس میں اس قانون کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔
چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ صوبائی معاملہ ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: نولاٹیا صاحب! تشریف رکھیں۔This is no way.
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! House out of order ہے، rules میں ہے کہ جناب سپیکر ممبران کو جو سیٹیں designate کریں گے ممبران وہیں بیٹھیں گے۔
جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟ پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات کے بعد لیا جائے گا۔
محترمہ سیمل کامران: جو seats designate کی گئی ہیں ان کے مطابق سپیکر صاحب نے پاکستان مسلم لیگ (ق) کی یہ سیٹیں designate کی ہوئی ہیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: آپ یہاں پر ہی بیٹھی ہوئی ہیں۔
محترمہ سیمل کامران: محترمہ نسیم لودھی صاحبہ بھی پاکستان مسلم لیگ (ق) کی ممبر ہیں وہ floor cross کر لیں یا جہاں بھی چلی جائیں لیکن حکومتی benches سے بات نہیں کر سکتیں۔ آپ اسی Chair پر بیٹھ کر بہت دفعہ ruling دے چکے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ باہر جاکر دیکھیں کہ یونیفکیشن بلاک کی allocation علیحدہ ہے۔آپ نے already اسے challenge کیا ہوا ہے Let the court decide جو چیز subjudiced ہے اس پر یہاں بات نہیں ہو گی۔ بہت شکریہ۔آپ خود عدالت میں گئے ہوئے ہیں Let the court decide یہ کوئی بات نہیں ہے، یا تو عدالت کو مان لیں یا ادھر کا decision مان لیں۔

محترمہ سیمل کامران: کیا فیصلہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ لوگ عدالت گئے ہیں آپ ہی بتائیں۔

محترمہ سیمل کامران: ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب فیصلہ آجائے گا پھر اس پر بات ہو گی۔یہاں subjudiced matter پر بات نہیں ہو سکتی۔ This is no point of order. Thank you جی، محترمہ نسیم لودھی صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو غلط طریقے سے چلا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: Please sorry جی، نسیم لودھی صاحبہ!

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6809 ہے۔

ضلع لاہور۔ محکمہ ای اینڈ ٹی کی برانچوں کی تفصیلات

*6809: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ E&T کی کل کتنی برانچیں ہیں نیز یہ برانچیں کہاں کہاں پر واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ E&T کی موٹر برانچیں کتنی ہیں یہ برانچیں کہاں کہاں پر واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت سات دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل اور ایڈریس درج ذیل ہیں:

1- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس A-2 فرید کوٹ روڈ لاہور
(موٹر برانچ، ایکسائز برانچ، پروفیشنل ٹیکس برانچ، تفریحی ڈیوٹی
برانچ، ڈائریکٹوریٹ ریجن اے اور سی)
2- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس (پراپرٹی ٹیکس)
سابقہ احسان ہسپتال بلڈنگ 2 فرید کوٹ روڈ لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون (12& 11، 10، 4، 3)
3- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 191 جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 2 & 1)
4- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 19/20 ایم ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون ڈائریکٹوریٹ ریجن، بی اور ملحقہ پراپرٹی ٹیکس زون 7، 6، 5)
5- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون (8&9)
6- موٹر رجسٹریشن آفس 31-A-XX خیابان اقبال ڈی ایچ اے لاہور کینٹ
7- پراپرٹی ٹیکس سب آفس رائیونڈ لاہور

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ ای اینڈ ٹی کی موٹر برانچوں کے دو دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-
1- موٹر رجسٹریشن آفس A-2 فرید کوٹ روڈ لاہور
2- موٹر رجسٹریشن آفس 31-A-XX خیابان اقبال ڈی ایچ اے لاہور کینٹ

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ بڑی محنت اور لگن سے یہ جواب تیار کیا گیا ہے اور انہوں نے جواب میں بالکل اس کی صحیح عکاسی کی ہے۔ اس کے باوجود میں منسٹر صاحب سے یہ ضرور کہوں گی کہ میری گاڑی کھو گئی ہے اس کا کوئی تدارک کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آمنہ الفت صاحبہ کا بھی اسی طرح کا matter ہے میں بعد میں ان کو بھی floor دوں گا۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں محترمہ کا بڑا مشکور ہوں مگر ان کی گاڑی کا معاملہ پولیس سے متعلقہ ہے اور وہ لاء منسٹر صاحب سے related ہے لہذا ان سے کہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اگلا سوال ملک محمد عامر ڈوگر صاحب کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں on his behalf سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ already ایک سوال on behalf کر چکے ہیں لہذا اب محترمہ کو کرنے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 6837 ہے۔(معزز خاتون ممبر نے ملک محمد عامر ڈوگر کی ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

ضلع لاہور۔گاڑیوں کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

*6837: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی جی ایکسائز نے ضلع لاہور میں 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کل کتنی نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی غیر رجسٹرڈ گاڑیوں کو پکڑا گیا اور ان کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی، جرمانے سے کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن سے کتنی آمدن ہوئی؟

(د) ڈی جی ایکسائز کے احکامات کے تحت لاہور میں کل کتنی گاڑیاں / موٹر سائیکلیں جعلی نمبرز پلیٹ والی پکڑی گئیں، ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، جرمانے سے اکٹھی ہونے والی رقم کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع لاہور میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران نئی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	گاڑیوں کی تعداد
2008-09	191,974
2009-10 (up to May 2010)	232,172

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع لاہور میں کوئی غیر رجسٹرڈ گاڑی نہ پکڑی گئی۔

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن سے ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن
2008-09	Rs. 783,563,059
(up to May 2010) 2009-10	Rs.965,982,090

(د) دو گاڑیاں جعلی نمبر پلیٹ والی پکڑی گئیں جو کہ متعلقہ تھانہ مزنگ کے حوالے کر دی گئیں اور ذمہ داران کے خلاف مقدمہ کا اندراج کر کے ضابطہ کی کارروائی کے لئے کہا گیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میرا سوال بڑا categorical ہے لہذا میری گزارش ہو گی کہ اس کا ویسا ہی categorical جواب آ جائے۔ ہم کئی دفعہ ہاؤس میں یہ شکایت کر چکے ہیں کہ سوال کچھ اور پوچھا جاتا ہے اور جواب کچھ اور دیا جاتا ہے۔ آپ نامکمل جوابات کے بارے میں rules میں دیکھ لیں تو میرے خیال میں بات زیادہ سمجھ آ جائے گی۔ سوال کے جز(د) میں پوچھا گیا ہے کہ جرمانے سے اکٹھی ہونے والی رقم کس اکاؤنٹ میں جمع کرائی گئی یہ کوئی fake account ہی دے دیتے۔ جواب میں اس کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے اور اس پورے جواب میں اس کے بارے ایک لفظ بھی موجود نہیں ہے۔ یہ بتا دیں کہ دال کالی ہے یا کالی دال پکائی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی ہے اس کا جواب چاہئے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے۔ جس اکاؤنٹ میں بھی جمع کروائی گئی ہے اس کا جواب یہاں ہونا چاہئے اس کو اس طرح سے نظر انداز کر دینا اور یہ سمجھنا کہ یہاں اس ہاؤس کے اندر سارے پاگل بیٹھے ہیں اور یہاں جواب دینا صرف ایک سرسری کارروائی ہے۔ ایسے معاملات حل نہیں ہوتے، اگر ہم یہاں صرف ٹائم ضائع کرنے کے لئے آتے ہیں اور محکمے اپنی خوشی کے لئے برائے نام جواب دیں گے تو میں اس پر کئی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ اس سے اس ہاؤس کا decorum خراب ہوتا ہے، اس ہاؤس کا status خراب ہوتا ہے، اس طرح تو یہ ہاؤس ضلع کونسل سے بھی گیا گزرا بنتا جا رہا ہے جو سوال پوچھا گیا ہے اس بارے میں fake account ہی بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال آ گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جی، اس کا جواب دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ سوال ایک دفعہ پڑھنا چاہوں گا چونکہ ہماری معزز ممبر بہت senior lawyer ہیں اور میں انہیں یہ کہوں گا کہ میں جو جواب

دینے لگا ہوں اسے law میں دیکھ لینا۔سوال یہ تھا کہ ڈی جی ایکسائز کے احکامات کے تحت لاہور میں کتنی گاڑیاں، موٹر سائیکلیں جعلی نمبر پلیٹ والی پکڑی گئیں، ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، جرمانے سے اکٹھی ہونے والی رقم کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی۔ہم نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ دو گاڑیاں جعلی نمبر پلیٹ والی پکڑی گئیں جو کہ متعلقہ تھانہ مزنگ کے حوالے کر دی گئیں اور ذمہ داران کے خلاف مقدمے کا اندراج کر کے ضابطے کی کارروائی کے لئے کہا گیا۔یہاں پڑھنے کا اور بتانے کا مقصد یہ تھا کہ جب ایک گاڑی جعلی نمبر پلیٹ کے ساتھ پکڑی جاتی ہے تو قانون کے مطابق اس پر کوئی جرمانہ لاگو نہیں ہے۔جب ہم اسے تھانے کے سپرد کر دیتے ہیں، اس پر ایف آئی آر کٹوا دیتے ہیں تو اس کے بعد عدالت میں اس کا فیصلہ ہوتا ہے اس لئے جب ہم نے اس سے جرمانہ ہی نہیں لیا تو ہم اسے کس account میں جمع کرانا show کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔جناب سپیکر! اپوزیشن ممبران کے بارے میں میاں صاحب جتنا فرمانے کی کوشش کرتے ہیں اگر یہ اتنی محنت اپنے محکموں بمع محکمہ تعلیم پر کر لیا کریں تو آج پنجاب کا اس طرح بیڑہ غرق نہ ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا جواب تو صحیح ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش بھی سن لیں کہ میں نے سوال کیا، اگر سوال غلط بھی ہے اس کے جواب میں آپ نے جو رٹی رٹائی پرچی سنائی ہے وہ یہاں جواب میں لکھ دیتے۔آپ جواب میں یہی لکھ دیتے کہ اس پر کوئی جرمانہ نہیں ہوتا اس لئے ہم نے نہیں لیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ جواب نہ دیں۔آپ بھی وکیل ہیں، یہاں اور بھی بہت سارے وکلاء بیٹھے ہیں۔مجھے یہ بتا دیجئے کہ ہم عدالت کے اندر جو بھی plea کرتے ہیں ہمیں ہر چیز کا جواب ملتا ہے یا نہیں؟ عدالت اس سے agree کرے یا نہ کرے وہ ایک علیحدہ بات ہے۔اس پر معزز وزیر صاحب نے جو رٹی رٹائی پرچی سنائی ہے اگر جواب دینے سے پہلے یہ خود پڑھ لیا کریں کہ محکمے کیا جواب دے رہے ہیں۔میں آپ کو صرف یاد کراؤں گی کہ تین ماہ پہلے جو اجلاس ہوا تھا اس میں محکمہ تعلیم کے بارے میں نے بہت ساری چیزیں point out کی تھیں لیکن آج تک ان کا بھی جواب نہیں آیا کہ ان میں آپ نے کیا کارروائی کی۔مجھے تو یہ لگتا ہے کہ جتنے محکمے ان کے حوالے ہیں وہ اللہ کے حوالے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جی، محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر صاحب نے غلط بات کی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! آپ ایسے نہ کریں آپ مجھے ایک بات بتائیں کہ کیا میں نے آپ کو floor دیا ہے؟ میں نے محترمہ کو floor دیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے unregistered بسوں، گاڑیوں یا موٹر سائیکلوں کو سڑکوں پر چلنے کی اجازت دی گئی ہے اگر اجازت دی گئی ہے تو وہ کس قانون کے تحت؟ چونکہ چائنا سے جو LTC کی بسیں آئی ہیں وہ بغیر نمبر پلیٹ کے سڑکوں پر چل رہی ہیں۔ انہیں کس قانون کے تحت چھوٹ دی گئی ہے؟ میرے پاس قانون موجود ہے کہ:

Provincial Motor Vehicle Ordinance 1965-Punjab Chapter 3, No 23. Motor Vehicle not to be driven without registration.

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا یہ ایک بالکل نیا سوال ہے اور یہ اس سے متعلقہ نہیں ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ سوال کا جز (الف) دیکھئے اس میں موجود ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں کیا ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جز (الف اور ب) دیکھیں ان میں صاف لکھا ہے کہ آپ نے کتنا جرمانہ اکٹھا کیا ہے، سیکرٹری صاحب موجود ہیں وہ ابھی ایک بوٹی بنا کر دیں گے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں 2010 تک پوچھا ہوا ہے اور اب یہ بالکل latest question کر رہی ہیں۔ یہ نیا سوال بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں بڑا clear ہے کہ آپ نے 2010 تک جواب مانگا ہوا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! Unregistered بسیں چل رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ آپ کا سوال بڑا clear ہے جس طرح عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے کہا کہ specific تو یہ 2010 تک specific ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں نے رجسٹریشن کے بارے میں ضمنی سوال پوچھا ہے، یہ موٹی سی بات ہے، سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں مجھے ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھانا چاہئے وہ ابھی بوٹی بھیج دیں

کہ اس پر کیا ہو رہا ہے، کیا انہوں نے ایکسائز سے اجازت لی ہوئی ہے، اگر اجازت نہیں لی ہوئی تو پھر ان بسوں کو کس قانون کے تحت چھوٹ دی گئی ہے؟ یہ بڑا simple سوال ہے اس کا جواب بتا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سن لیں! یہ بالکل ایک different محکمہ ہے۔جی، منسٹر صاحب!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: وہ بوٹی بن گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں پلیز۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع لاہور میں کوئی غیر رجسٹرڈ گاڑی نہ پکڑی گئی ہے جبکہ سڑک پر غیر رجسٹرڈ گاڑیاں چل رہی ہیں اور قانون کی دھجیاں اڑ رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں کہ پنجاب کے شہروں میں unregistered گاڑیاں چل رہی ہیں۔ محکمہ ایکسائز کا عملہ time to time ان گاڑیوں کو check کرتا ہے۔ میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گا کہ mainly یہ کام ٹریفک پولیس کا ہے۔ ٹریفک پولیس ان unregistered گاڑیوں کو پکڑتی ہے۔ ہمارے پاس بھی جب کوئی شکایت آتی ہے تو ہم اس میں ٹریفک پولیس کو involve کرتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ فلاں گاڑی کو check کریں۔ ٹریفک پولیس والے جب کسی ایسی گاڑی کو پکڑتے ہیں تو وہ اس کا چالان کرتے ہیں یا پھر اسے جرمانہ کیا جاتا ہے اور یہ جرمانے کی رقم ٹریفک پولیس کے account میں جاتی ہے۔ معزز خاتون ممبر LTC کی بسوں کے حوالے سے بات کر رہی ہیں تو مجھے specifically بتائیں کہ وہ کون سی بسیں ہیں؟ کیونکہ یہاں پر تین چار کمپنیاں LTC کی بسیں operate کر رہی ہیں ان میں سے محترمہ مجھے specifically بتا دیں کہ وہ کون سی کمپنی کی بسیں ہیں جو کہ unregistered یہاں پر چل رہی ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرے پاس movies موجود ہیں جو کہ میں آپ کو دکھا سکتی ہوں۔ روزانہ ٹیلیویژن پر دکھایا جا رہا ہے۔ میں ان بسوں کی بات کر رہی ہوں کہ جن پر خود وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی سفر کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہاں پر registered and unregistered گاڑیوں کی بات ہو رہی ہے اور محترمہ Motor Vehicle Act کے ایک rule کا حوالہ دے رہی ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ ان کو اس محکمہ کا قلمدان دے دیں۔
شیخ علاؤالدین: میں بھی ضمنی سوال ہی پوچھ رہا ہوں۔ مجھے قلمدان یا قلم دانی نہیں چاہئے۔ میری بات سن لیں کہ پہلے Motor Vehicle Examiner گاڑی دیکھتا ہے تو پھر گاڑی registered ہوتی ہے اس کے لئے ایک process ہے اور دو، چار یا پانچ دن گاڑی unregistered چلتی ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟
شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جس قانون کا محترمہ حوالہ دے رہی ہیں منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا اسی قانون کے تحت کسی unregistered گاڑی کو تین یا چار سو کلو میٹر تک چلنے کی اجازت ہے یا نہیں؟
کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! پہلے ذرا میری گزارش سن لیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!
کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ on ground unregistered گاڑیاں چل رہی ہیں اور ان کے اوپر نمبر پلیٹ نہیں لگی ہوئی۔ آپ مجھے یہ فرما دیں کہ اگر on the floor of the House کوئی غلط بیانی کی جائے تو کیا اس پر تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں؟ اس حوالے سے پہلے سے rulings تو موجود ہیں۔ ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ مہربانی کر کے آپ اس پر ruling دے دیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس حوالے سے already ruling موجود ہے اور اب ہم اس کو follow کریں گے۔
کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ آپ اس پر ruling دے دیں۔
جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! already اس پر بہت سی rulings موجود ہیں اور اس بارے میں precedents بھی موجود ہیں۔
چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر کوئی معزز ممبر کسی بات پر آپ سے ruling مانگے تو کیا آپ اسے ایسا کہہ سکتے ہیں کہ میں ruling نہیں دیتا؟

جناب قائم مقام سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ سپیکر اس بات کے لئے پابند نہیں ہے کہ فوری طور پر ruling دے۔ نولاٹیا صاحب! کوئی خدا کا خوف کریں اور House کے decorum کا خیال رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایک معزز ممبر نے ruling مانگی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس پر ruling کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، میں نے ایسا نہیں کہا۔ آپ بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایک معزز ممبر آپ سے کسی مسئلے پر ruling مانگ رہا ہے تو آپ اس پر جو بھی ruling دینا چاہتے ہیں وہ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نولاٹیا صاحب! تشریف رکھیں۔ This is no way. Please be patient. دیکھیں! میری بات سنیں۔ اس حوالے سے تو precedents موجود ہیں، یہاں پر ہاؤس میں غلط جواب دینے پر تحاریک استحقاق بھی move ہوئی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس بات کا علم نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ میرے بڑے بھائی ہیں اور اس House کے Custodian بھی ہیں۔ میں مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے اس کی ابھی implementation کرا دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس کا بھی ایک طریق کار ہے۔ آپ rules کو پڑھیں۔ پہلے تحریک استحقاق move ہوتی ہے اور اگر وہ منظور ہو جائے تو مجلس استحقاق کو refer کی جاتی ہے یا پھر reject ہو جاتی ہے۔ جب کوئی تحریک مجلس استحقاق میں چلی جائے تو پھر اسی نے اس کا decision کرنا ہوتا ہے۔ اب دیکھیں! آپ اس سوال کو کہاں سے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔ ضابطے کے تحت ہی کوئی کارروائی ہو سکتی ہے اور ہم نے ان rules کو follow کرنا ہے۔ آپ تشریف رکھیں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ابھی میرے ایک معزز ممبر نے کہا ہے کہ قانون کے مطابق رجسٹریشن کے بغیر بھی تین سو یا چار سو کلو میٹر تک گاڑی کو چلنے کی اجازت ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ گزشتہ ایک مہینے سے یہ گاڑیاں چل رہی ہیں کیا ابھی تک انہوں نے تین سو کلو میٹر سفر طے نہیں

کیا؟دوسرا قانون میں کہیں پر بھی تین یا چار سو کلو میٹر کی بات نہیں لکھی گئی اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ دو لائنیں پڑھ کر آپ کو سنا دیتی ہوں۔یہ Registration of Motor Vehicles Act کا Chapter-III ہے۔اس میں لکھا ہے کہ:۔

23. Motor vehicles not to be driven without registration.–

(1) A vehicle carries a registration mark displayed in the prescribed manner.

Explanation: A motor vehicle shall not be deemed to be registered in accordance with this Chapter-iii if the Certificate of Registration has been suspended or cancelled

جناب سپیکر!یہ تو بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے اس میں کہیں پر بھی تین سو یا چار سو کلو میٹر کی بات نہیں کی گئی تو میں چاہوں گی کہ وزیر صاحب ذرا اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!جب بھی کوئی گاڑی خریدی جاتی ہے تو ہم اس کے لئے گاڑی کے مالک کو sixty days کا وقت دیتے ہیں کہ آپ نے اس گاڑی کی sixty days کے اندر اندر registration کرانی ہے۔محکمہ آبکاری و محصولات کی طرف سے نئی خریدی جانے والی گاڑی پر sixty days تک کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا جاتا۔مالک اس بات کا پابند ہے کہ وہ اپنی گاڑی کو sixty days کے اندر اندر registered کرائے اس کے بعد پھر ہمارے جرمانے کی شرح شروع ہو جاتی ہے۔یہ بھی درست ہے کہ unregistered گاڑی کو سڑک پر چلانے کی قانونی طور پر اجازت نہیں۔ٹریفک پولیس اور محکمہ ایکسائز کی طرف سے time to time ایسی گاڑیوں کو چیک کیا جاتا ہے اور ان کو جرمانے بھی کئے جاتے ہیں۔محترمہ کا LTC کے حوالے سے specifically سوال ہے۔میں نے اس پر محترمہ سے پوچھا تھا کہ LTC کی کون سی کمپنی کی بسیں unregistered چل رہی ہیں؟ چلیں!اب میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ BUSCO کمپنی ہے جس نے recently چائنا سے CNG بسیں منگوائی ہیں۔یہ بسیں آچکی ہیں اور ان کے کاغذات اس وقت process میں ہیں۔محترمہ یہ فرما رہی ہیں کہ ان بسوں پر ابھی تک کوئی نمبر پلیٹ نہیں لگی۔میرے خیال میں یہ 56 کے قریب

نئی CNG بسیں دسمبر کے شروع میں چلی ہیں جن کو BUSCO کمپنی operate کر رہی ہے۔ میں اس کو دیکھ لیتا ہوں اگر وہ registered نہیں ہیں تو پھر ان سے کہا جائے گا کہ جلد از جلد ان بسوں کی registration کرائیں۔ عوام کو بسوں کی ضرورت تھی اور تمام معزز ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ لاہور شہر میں ٹرانسپورٹ کی کتنی ضرورت ہے اگر اس کمپنی نے بسیں operate کیں ہیں تو ہم ان کو check کر لیتے ہیں۔ ان کا case process کے لئے محکمہ ایکسائز کے پاس ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد یہ process مکمل کر لیں گے۔ اگر یہ بسیں unregistered چل بھی رہی ہیں تو وہ حکومت کی بسیں ہیں، حکومت کی طرف سے چل رہی ہیں اور ان سے عوام کو ایک relief مل رہا ہے اس لئے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ بہت مہربانی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری ایک تو وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ یہ جو موٹر رجسٹریشن ایکٹ ہے اس میں 60 دن کا کہیں پر کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر کہیں rules کے اندر ہے تو وہ دکھادیں اُسے بھی ہم دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ This is a commercial Enterprise. This is not a welfare organization. یہ مفت میں نہیں چل رہے۔ یہ لوگوں سے کرایہ لیتے ہیں جس سے انہیں نفع ہوتا ہے تو اگر اس ایک کمپنی کو یہ چھوٹ دی جارہی ہے تو پھر یہاں پر باقی ٹرانسپورٹ کمپنیوں کو یہ چھوٹ کیوں نہیں دی جارہی؟ منسٹر صاحب اس چیز کو admit کر لیں کہ ہاں! یہ غلطی ہوئی ہے اور ہم اس کو درست کروادیں گے تو بات ختم ہو جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! آپ سے اور منسٹر صاحب سے بھی میری یہ عرض ہے کہ ہم ادھر judge and jury نہ بن جائیں آپ نے ایک valid question اٹھایا ہے اگر اس میں کہیں پر قانون کی کوئی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو منسٹر صاحب اس کو دیکھ لیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ قانون کو بھی implement ہونا چاہئے تو منسٹر صاحب! آپ اس کو دیکھ کر بتا دیجئے گا۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! لغاری صاحب نے specifically کہا ہے کہ ہم کسی کمپنی کو کوئی چھوٹ یا مراعات دے رہے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جو بھی کمپنی ہے اُسے ہر حال میں بس registered کرانی ہے اور جتنی بھی بسیں آئی ہیں وہ registered ہوں گی۔ انہوں نے یہ point raise کیا ہے جس پر میں ان کا بہت مشکور ہوں اور میں نے انہیں یہ کہا ہے کہ

میں check کر کے بتا سکتا ہوں کہ یہ بسیں ابھی تک registered ہوئیں یا نہیں کیونکہ اس کے process کے لئے Excise and Taxation Department میں papers آئے ہوئے ہیں۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور اس بات میں 100 فیصد صداقت ہو گی کہ طلباء، مزدوروں اور غریبوں کو Applied For موٹر سائیکل ایک دن کے لئے بھی نہیں چلانے دی جاتی۔ آج بھی میرے حلقہ میں ایسے موٹر سائیکل بند ہوئے ہیں لیکن اِدھر چیف منسٹر صاحب unregistered بسوں میں سفر کر رہے ہیں تو کیا وزیر صاحب یہ دہرا معیار ختم کرائیں گے ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن و دیگر تفصیلات

*7351: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا سے ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 09-2008 اور 10-2009 میں کتنی رقم وصول ہوئی ؟

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں ؟

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن پر کس حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے ؟

(د) مذکورہ عرصہ میں گاڑیوں کی دو نمبر رجسٹریشن کرنے پر کن کن ملازمین کے خلاف کیا محکمانہ قانونی کارروائی کی گئی ؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا سے ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 09-2008 اور 10-2009 میں درج ذیل رقم وصول ہوئی:۔

سال	وصولی ٹوکن ٹیکس	وصولی رجسٹریشن فیس
2008-09	مبلغ-/74,682,543 روپے	مبلغ-/19,316,243 روپے
2009-10	مبلغ -/85,375,392 روپے	مبلغ-/27,390,599 روپے

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ سرگودھا میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن پر درج ذیل حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے۔

- موٹر سائیکل، ٹریکٹر، بس، پک اپ، رکشا، کار، جیپ=قیمت کا ایک فیصد
- کمبائنڈ ہارویسٹر، رگزز، فورک لفٹر، روڈ رولر، تعمیراتی اور زمینی کام کی مشینری جیسا کہ ویل لوڈرز، کرینز، ایکسیویٹر، گارڈرز، ڈوزرز، پائپ لیرز، تعمیراتی سڑک / صفائی والی مشین روڈ میکنگ اور روڈ / سیوریج کلیننگ پلانٹ = 300 روپے
- دیگر گاڑیوں بحساب انجن کپیسٹی

CC 1000 تک قیمت کا ایک فیصد

CC 1001 تا CC 2001 تک قیمت کا دو فیصد

CC 2001 تا Above قیمت کا چار فیصد

اضافی رجسٹریشن فیس:

Sr. No	Description of Fee	Enhanced Reg.Fee
(I)	Exceeding 60 days but not exceeding 120 days	125% of actual fee
(II)	Exceeding 120 days but not exceeding 240 days	150 % actual fee
(III)	Exceeding 240 days	200% of actual fee

زرعی ٹریکٹر اضافی رجسٹریشن فیس:

Sr. No.	Description of Fee	Enhanced Reg.Fee
(I)	Exceeding 180 days but not exceeding 240 days	125% of actual fee
(II)	Exceeding 240days but not exceeding 360 days	150% of actual fee

(III) Exceeding 360 days 200% of actual fee

(د) ضلع سرگودھا میں مذکورہ عرصہ کے دوران کوئی دونمبر رجسٹریشن کا کیس نہ پایا گیا ہے۔

ضلع لاہور۔لگژری گاڑیوں سے ٹیکس وصول کرنے کی تفصیلات

*7810: محترمہ نسیم لودھی: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں جنوری تا مئی 2010 محکمہ E&T نے لگژری گاڑیوں کے مالکان سے کل کتنا ٹیکس وصول کیا؟

(ب) ضلع لاہور میں جنوری تا مئی 2010 کتنی لگژری گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں نیز رجسٹرڈ شدہ گاڑیوں اور مالکان کے نام،پتا کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں جنوری تا مئی 2010 محکمہ ای اینڈ ٹی نے لگژری ٹیکس کی مد میں گاڑیوں کے مالکان سے مبلغ-/51,40,00,000 روپے وصول کئے۔

(ب) ضلع لاہور میں جنوری تا مئی 2010 میں 143 لگژری گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ان سے لگژری ٹیکس کی مد میں گاڑیوں کے مالکان سے مبلغ-/32,200,000 روپے وصول کئے گئے۔باقی -/481,800,000 روپے پرانی رجسٹرڈ شدہ گاڑیوں سے حاصل کیا گیا نیز رجسٹرڈ شدہ گاڑیوں کے نام وپتا کی مکمل تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 11-2010 ضلع قصور اور لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کی تفصیلات

*8045: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور اور لاہور میں 11۔2010 کے دوران کل کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی گئی اور ان سے کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن میں کچھ اہلکاران وآفیسران گھپلوں میں ملوث پائے گئے،ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل اور ان ملازمین کے نام،عہدہ وگریڈ سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) مالی سال11-2010 میں ضلع لاہور اور قصور میں رجسٹر کی گئی گاڑیوں کی تعداد اور ان گاڑیوں سے رجسٹریشن کی مد میں جو آمدن ہوئی وہ درج ذیل ہے:۔

ضلع	گاڑیوں کی تعداد	آمدن
لاہور	179,192	مبلغ-/1,802,556,349روپے
قصور	1,984	مبلغ-/10,144,707روپے

(ب) جی ہاں!یہ درست ہے گاڑیوں کی رجسٹریشن میں جو اہلکار وافسران گھپلوں میں ملوث پائے گئے ہیں ان کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ان کے آرڈر آف انکوائری ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔جن ملازمین کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام	عہدہ	گریڈ
محمد اسلم سکھیرا	ETO	17
محبوب عالم ورک	انسپکٹر	14
خواجہ تحسین	DEO	11
محمد اسلم	جونیئر کلرک	7

لاہور میں نومبر2009 کے دوران پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*8116:جناب وسیم قادر:کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ نے شالامار ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن، راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور میں ماہ نومبر2009 میں کتنے پراپرٹی نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور گرفتار کیا؟

وزیر آبکاری و محصولات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

نادہندگان کے خلاف کارروائی کی تفصیل ٹاؤن وائز درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	ٹاؤنز	تعداد نادہندگان	گرفتار شدگان
1	شالامار ٹاؤن	154	54
2	علامہ اقبال ٹاؤن	1569	51
3	ماڈل ٹاؤن	932	-
4	گارڈن ٹاؤن	349	-
5	راوی ٹاؤن	68	23
6	داتا گنج بخش ٹاؤن	227	49

7	ٹوٹل	3299	177

لاہور-پراپرٹی ٹیکس نادہندگان و ٹیکس وصولی کی تفصیلات

*8118: جناب وسیم قادر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نے داتا گنج بخش ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، علامہ اقبال، شالامار، راوی ٹاؤنز لاہور میں ماہ نومبر 2009 میں کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کو گرفتار کیا؟

(ب) محکمہ نے مذکورہ بالا ٹاؤنز میں نومبر 2009 میں کتنی جائیدادیں سیل کیں؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ بالا ٹاؤنز میں ماہ نومبر 2009 میں کتنا ٹیکس وصول کیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ نے داتا گنج بخش ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، علامہ اقبال ٹاؤن، شالامار، راوی ٹاؤن لاہور میں ماہ نومبر 2009 میں 289 پراپرٹی نادہندگان کو گرفتار کیا۔

ٹاؤنز	گرفتاریاں
داتا گنج بخش ٹاؤن	49
گلبرگ ٹاؤن	43
سمن آباد ٹاؤن	69
علامہ اقبال ٹاؤن	51
شالامار ٹاؤن	54
راوی ٹاؤن	23
ٹوٹل	289

(ب) محکمہ نے مذکورہ بالا ٹاؤنز میں نومبر 2009 میں 589 جائیدادیں سیل کیں جو درج ذیل ہیں:-

ٹاؤنز	جائیدادیں
داتا گنج بخش ٹاؤن	73
گلبرگ ٹاؤن	106
سمن آباد ٹاؤن	83
علامہ اقبال ٹاؤن	131
شالامار ٹاؤن	133
راوی ٹاؤن	64
ٹوٹل	589

(ج) محکمہ نے مذکورہ بالا ٹاؤنز میں ماہ نومبر2009 میں 44.779 ملین ٹیکس وصول کیا جو درج ذیل ہے:۔

ٹاؤنز	ٹیکس وصولی
داتا گنج بخش ٹاؤن	5.343ملین
گلبرگ ٹاؤن	6.056ملین
سمن آباد ٹاؤن	9.618ملین
علامہ اقبال ٹاؤن	14.605ملین
شالامار ٹاؤن	5.134ملین
راوی ٹاؤن	4.023ملین
ٹوٹل	44.779ملین

ضلع سیالکوٹ، پراپرٹی ٹیکس کی مد میں وصول ہونے والی رقم کی تفصیلات

*8226: رانا آصف محمود: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال10۔2009 اور11۔2010 کے دوران کتنی رقم اکٹھی ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کہاں کہاں دفاتر بنائے گئے ہیں؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان ملازمین کے ان سالوں کے اخراجات بتائیں یہ اخراجات کس کس مد میں ہوئے؟

(ہ) ان ملازمین کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں؟

(و) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جو رقم سال10-2009اور11-2010کے دوران اکٹھی ہوئی درج ذیل ہے:۔

سال	2009-10	2010-11
	مبلغ-/78,746,170روپے	مبلغ-/82,658,793روپے

(ب) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے سیالکوٹ، ڈسکہ، سمبڑیال اور پسرور میں دفاتر بنائے گئے ہیں۔

(ج) ان دفاتر میں کام کرنے والے کل27ملازمین ہیں،ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د)

سال	2009-10	2010-11
تنخواہ	مبلغ-/5,659,480روپے	مبلغ-/7,154,264روپے
تفصیل متفرق اخراجات	مبلغ-/33,268روپے	مبلغ-/400,000روپے

(ہ) مندرجہ ذیل گاڑیاں ذیل میں دیئے گئے افسران / اہلکاران کے استعمال میں ہیں-
LEG-07-772 سینئر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کے استعمال میں ہے-
LEG-10-377 پراپرٹی ٹیکس کی وصولی اور گاڑیوں کی چیکنگ میں استعمال ہوتی ہے-
کسی ملازم کے پاس سرکاری موٹر سائیکل نہ ہے-

(و) کوئی محکمانہ انکوائری کسی ملازم کے خلاف نہ ہو رہی ہے-

ضلع لاہور-گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8230:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال09۔2008اور10۔2009کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کس شرح سے وصول کی گئی؟

(ج) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے کتنے دفاتر کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(د) ان دفاتر میں تعینات ملازمین میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں،ان کے نام،عہدہ،گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی گاڑیوں کی رجسٹریشن جعلی کاغذات پر ہوئی اور ان کو کس نے کس مرحلہ پر پوائنٹ آوٹ کیا؟

(و) ان سالوں کے دوران کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات(میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع لاہور میں دوران سال09-2008مبلغ-/77,04,43,898روپے اور سال10-2009 مبلغ-/1,074,079,931روپے رجسٹریشن فیس کی مد میں رقم وصول ہوئی-

(ب) اس دوران وصول کی گئی رجسٹریشن فیس کی شرح کی تفصیل درج ذیل ہے:۔
محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن
گاڑیوں کی رجسٹریشن پر درج ذیل حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے۔

- موٹر سائیکل، ٹریکٹر، بس، پک اپ، رکشا، کار، جیپ = قیمت کا ایک فیصد
- کمبائنڈ ہارو سٹر، رگرز، فورک لفٹر، روڈرولر، تعمیراتی اور زمینی کام کی مشینری جیسا کہ ویل لوڈرز، کرینز، ایکسیویٹر، گارڈرز، ڈوزرز، پائپ لیزر، تعمیراتی سڑک / صفائی والی مشین روڈ میکنگ اور روڈ / سیوریج کلیننگ پلانٹ = 300روپے
- دیگر گاڑیاں بحساب انجن کپیسٹی

1000 CCتک قیمت کا ایک فیصد
1001 CCسے2000 CCتک قیمت کا دو فیصد
2001 CCتاAboveقیمت کا چار فیصد

- اضافی رجسٹریشن فیس:

Sr. No	Description of Fee	Enhanced Reg.Fee
(I)	Exceeding 60 days but not exceeding 120 days	125% of actual fee
(II)	Exceeding 120 days but not exceeding 240 days	150 % of actual fee
(III)	Exceeding 240 days	200% of actual fee

- زرعی ٹریکٹر پر اضافی رجسٹریشن فیس:

Sr. No.	Description of Fee	Enhanced Reg. Fee
(I)	Exceeding 180 days but not exceeding 240 days	125% of actual fee
(II)	Exceeding 240 days but not exceeding 360 days	150% of actual fee
(III)	Exceeding 360 days	200% of actual fee

(ج) گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے لاہور میں دو دفاتر بنائے گئے ہیں جن کے ایڈریس درج ذیل ہیں:

I۔ A-2فرید کوٹ ہاؤس لاہور
II۔ A-31بلاکXXخیابان اقبالDHAلاہور

(د) موٹر برانچ کی مختلف برانچ میں کل 12ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	نام مع عہدہ	گریڈ	تاریخ تعیناتی
I	محمد سجلE&TI	BS-14	26-07-2006
II	ذکاالرحمن E&TI	BS-14	21-08-2006
III	عبدالقدیر جونیئر کلرک	BS-7	15-09-2005
IV	محمد امین جونیئر کلرک	BS-7	26-12-2005
V	حبیب احمد جونیئر کلرک	BS-7	27-03-2006
VI	خالد بشیر جونیئر کلرک	BS-7	30-09-2006
VII	سجاد حسین، جونیئر کلرک	BS-7	18-10-2007
VIII	عتیق احمد چوہان، جونیئر کلرک	BS-7	30-11-2006
IX	مہتاب عمر جونیئر کلرک	BS-7	16-05-2008
X	عبدالوحید بٹ جونیئر کلرک	BS-7	07-05-2008
XI	محمد ندیم جونیئر کلرک	BS-7	10-06-2008
XII	محمد سعید ساجد جونیئر کلرک	BS-7	20-01-2002

(ہ) مذکورہ سالوں کے دوران ضلع لاہور میں کوئی بھی گاڑی جعلی کاغذات پر رجسٹرڈ نہ ہوئی ہے۔

(و) مذکورہ سالوں میں جن 45 ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ان کے نام اور بقیہ تفصیل جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حکومتی محاصل کی ریکوری میں مشکلات کی وجوہات کی تفصیلات

*8239: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس انسپکٹروں اورای ٹی اوز کی تعداد موجودہ ضرورت سے بہت کم ہے جبکہ محکمہ کے پاس55انسپکٹروں کی اسامیاں عرصہ دراز سے خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خالی اسامیوں کی وجہ سے انسپکٹرز،ای ٹی اوز دو دو سرکل میں کام کر رہے ہیں۔جس کی وجہ سے ریکوری کی رفتار متاثر ہوتی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب ای ٹی اوز کی تعداد میں اضافہ اور55انسپکٹروں کی خالی اسامیاں پر کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس انسپکٹروں اورای ٹی اوز کی تعداد موجودہ ضرورت سے کم ہے مزید یہ کہ محکمہ کے پاس اس وقت 06ای ٹی اوزاور76انسپکٹروں کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ کچھ انسپکٹر اور ای ٹی اوز دو دو سرکل اور زون میں کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وصولی کی رفتار کسی حد تک متاثر ضرور ہو رہی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے محکمہ ہذا کے عملے کی تعداد کو پورا کرنے کے لئے درج ذیل نئی اسامیاں مورخہ 01-07-2011 سے منظور کی ہیں۔

سیریل نمبر	نام اسامی	گریڈ	تعداد اسامی
1	انسپکٹر	14	96
2	ڈیٹا انٹری آپریٹر	11	36
3	کانسٹیبل	05	96

مزید یہ کہ حکومت پنجاب نے سیکرٹری پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور کو 06 ای ٹی اوز اور 76 انسپکٹران کی خالی اسامیاں پر کرنے کی سفارشات جاری کر دی ہیں اور مندرجہ بالا اسامیوں کو پُر کرنے کا تحرک کیا جا رہا ہے۔

ضلع فیصل آباد۔ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں وصولی و دیگر تفصیلات

*8248: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران پراپرٹی ٹیکس کا کتنا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا؟

(ج) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بتائیں؟

(د) ان ملازمین کے ان دو سالوں کے تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان ملازمین کے زیر تصرف سرکاری گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تفصیل بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سال 2009-10 اور 2010-11 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جتنی رقم کی وصولی ہوئی درج ذیل ہے:۔

مالی سال	2009-10 اور	2010-11
موجودہ	مبلغ-/241,262,987 روپے	مبلغ-/251,617,840 روپے
بقایا	مبلغ-/110,932,289 روپے	مبلغ-/106,823,575 روپے
کل وصولی	مبلغ-/352,195,276 روپے	مبلغ-/358,441,415 روپے

(ب) ضلع فیصل آباد میں ان سالوں کے دوران پراپرٹی ٹیکس کا جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا وہ درج ذیل ہے:-

مالی سال	2009-10اور	2010-11
ٹارگٹ	مبلغ-/350,002,665روپے	مبلغ-/379,013,933روپے

(ج) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے سال2009-10اور2010-11کے دوران جو ملازمین تعینات ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعیناتی جھنڈی (الف) سال وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ملازمین کے ان دو سالوں کے تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کے اخراجات درج ذیل ہیں:-

مالی سال	2009-10اور	2010-11
تنخواہ	مبلغ-/8,258,010روپے	مبلغ-/8,220,816روپے
الاؤنسز	مبلغ-/7,764,350روپے	مبلغ-/12,512,374روپے
ٹی اے/ڈی اے	مبلغ-/29,045روپے	NIL

(ہ) ضلع فیصل آباد میں ملازمین کے زیر تصرف جو سرکاری گاڑیاں ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

کار نمبر	نوعیت گاڑی	جس افسر کے استعمال میں ہے۔
LEG–07–160	کار کلٹس	ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن فیصل آباد
LEG–10–114	پک اپ	موٹر برانچ سٹاف/پراپرٹی ٹیکس I&II
LEG–10–400	پک اپ	پراپرٹی ٹیکس، ایکسائز، پروفیشنل ٹیکس
FDM–7777	پک اپ	پراپرٹی ٹیکس فیصل آبادIII
LHV–34	کار ماڈل1987	سینئر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر

ضلع فیصل آباد-شراب کی خرید کے لئے جاری کئے گئے پرمٹ و دیگر تفصیلات

*8249: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں حکومت نے کن کن اداروں کو شراب کی خرید کے لئے پرمٹ/لائسنس جاری کر رکھے ہیں؟

(ب) یہ ادارے شراب کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟

(ج) یہ ادارے کن کن افراد کو شراب فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) ضلع فیصل آباد میں حکومت نے کتنے افراد کو شراب پینے کے پرمٹ / لائسنس جاری کر رکھے ہیں؟

(ہ) شراب کی مد میں اس ضلع میں سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنا ٹیکس وصول ہوا ہے اس ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے افراد کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع فیصل آباد میں صرف سرینا ہوٹل کو شراب خرید کا L-2 لائسنس جاری کیا گیا ہے۔

(ب) یہ ادارہ مری، بیوری فیکٹری راولپنڈی، کوئٹہ ڈسٹلری لمیٹڈ کوئٹہ اور انڈس ڈسٹلری لمیٹڈ کراچی سے شراب حاصل کرتا ہے۔

(ج) یہ ادارہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر فیصل آباد کے دفتر سے جاری کردہ غیر مسلم پاکستانیوں کو پرمٹ PR-I پر اور غیر مسلم فارنرز کو پرمٹ PR-II پر شراب فروخت کرتا ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں یکم جولائی 2010 تا 30۔ جون 2011 تک 3964 غیر مسلم پاکستانی افراد کو PR-I پرمٹ جاری کئے گئے جبکہ غیر مسلم غیر ملکیوں کو PR-II جاری کئے ہیں۔

(ہ) شراب کی مد میں اس ضلع میں سال 10-2009 اور 11-2010 جتنا ٹیکس وصول کیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

Source	2009-10	2010-11
VEND FEE	53,359,321/-	53,485,516/-
STILL HEAD DUTY	7,446,000/-	5,719,200/-
PERMIT FEE	1,811,450/-	1,966,250/-
LICENCE FEE	150,000/-	150,000/-

مذکورہ ٹیکس کی وصولی کے لئے مندرجہ ذیل اہلکار تعینات ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	نوعیت کام اور حدود
1	افتخار حسین ڈوگر	ETO	17	بطور سپروائزری آفیسر
2	عبدالستار (ایڈیشنل چارج)	AETO	16	بطور انٹرنل آڈیٹر مقدمات پکڑنے کی نگرانی، لائسنس کی پڑتال
3	ضرار احمد	انسپکٹر	14	مقدمات پکڑنے کی ڈیوٹی و لائسنس کی پڑتال (تھانہ غلام محمد آباد، ٹھیکری والہ، سمندری، چک جھمرہ)
4	احمد حسن	انسپکٹر	14	تھانہ سول، کوتوالی، جھنگ بازار، ڈجکوٹ، سرگودھا روڈ، نشاط آباد
5	اقبال صابر	انسپکٹر	14	تھانہ بٹالہ کالونی، ریل بازار، ڈی ٹائپ، فیکٹری ایریا

6	خرم شہزاد	انسپکٹر	14	تھانہ صدر تاندلیانوالہ، سٹی تاندلیانوالہ، صدر جڑانوالہ، سٹی جڑانوالہ
7	فیصل علی	کلرک	7	ڈیوٹی ایکسائز محرر بطور کلرک انچارج
8	خالد منان	کانسٹیبل	5	ڈیوٹی ہمراہ احمد حسن برائے مقدمات آبکاری
9	محمد جاوید	کانسٹیبل	5	ڈیوٹی ہمراہ احمد حسن برائے مقدمات آبکاری
10	شاہد گل	کانسٹیبل	5	ڈیوٹی ہمراہ ضرار احمد برائے مقدمات آبکاری
11	نوید احمد	کانسٹیبل	5	ڈیوٹی ہمراہ عبدالستار (AETO) آفس

لاہور۔ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیلات

*8281: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آواری ہوٹل لاہور کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 میں برائے فروخت شراب کتنے پرمٹ جاری کئے گئے؟

(ب) ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں مذکورہ عرصہ میں کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) آواری ہوٹل لاہور کو سال 09-2008 میں 26 پرمٹ اور سال 10-2009 میں 22 پرمٹ شراب فروخت کرنے کے جاری کئے گئے۔

(ب) ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں مذکورہ عرصہ کے دوران آواری ہوٹل سے جو آمدن وصول ہوئی، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

Year	Still Head Duty	Vend fee
2008−09	Rs.3,600,000	Rs. 43,182,150
2009−10	Rs.1,350,000	Rs.34,150,000
Total	Rs.4,950,000	Rs.77,332,150

سال 10-2009 کے دوران Still Head Duty اور Vend Fee میں کمی کی وجہ آواری ہوٹل کو شراب کی فروخت کے لئے جاری کئے گئے پرمٹس کی کم تعداد ہے اور اس کم تعداد کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ سال کے دوران ہوٹل کی Vend Shop بوجہ تبدیلی جگہ کچھ عرصہ کے لئے برائے منظوری منجانب مجاز اتھارٹی بند رہی تھی جس کی وجہ سے مذکورہ ہوٹل نے شراب کی فروخت کی بابت کاروبار قانوناً بند رکھا تھا۔

لاہور کے رہائشیوں کو شراب پرمٹ جاری کرنے کی تفصیلات

*8282: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے رہائشیوں کو شراب حاصل کرنے کے لئے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں اگر ہاں تو گلبرگ، جوہر ٹاؤن اور ماڈل ٹاؤن کے افراد کے مکمل کوائف مع ماہانہ آمدن کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ درخواست دہندہ ایک فارم پر اپنی ماہانہ آمدن اور آمدن کے بارے میں income tax certificate فراہم کرتا ہے اگر ہاں تو شراب کا پرمٹ جاری کرنے کے لئے کم از کم آمدن کیا مقرر کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور کے رہائشی غیر مسلم افراد کو شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ گلبرگ کے غیر مسلم رہائشیوں کو433 پرمٹ، ماڈل ٹاؤن کے غیر مسلم رہائشیوں کو 42 پرمٹ اور جوہر ٹاؤن کے غیر مسلم رہائشیوں کو7 پرمٹ جاری کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔شراب کا پرمٹ جاری کرتے وقت ایک تو صرف غیر مسلم ہونے کا ثبوت شناختی کارڈ دیکھا جاتا ہے۔قانون میں ایسی کوئی شق نہ ہے کہ اس کی آمدنی کے بارے میں پوچھا یا سرٹیفکیٹ لیا جائے اور نہ ہی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ ایسا کرتا ہے۔

(ب) غیر مسلم پرمٹ ہولڈر کو بمطابق قانون ماہانہ آمدنی ظاہر کرنے یا انکم ٹیکس سرٹیفکیٹ درخواست برائے حصول پرمٹ کے ساتھ دینے کی ضرورت نہ ہے۔

ضلع جہلم، پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*8456: جناب محمد فیاض: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے سال2008-09 اور سال2009-10 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تشخیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

ٹارگٹ برائے سال 09-2008	60,313,220
ٹارگٹ برائے سال 10-2009	64,576,584

(ب)

سال 09-2008	39,626,552
سال 10-2009	40,229,306

(ج) تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام	عہدہ	گریڈ	جگہ تعیناتی
علی احمد رزم	ETO/Collector	17	جہلم
علی اقتدار کرمانی	ETO/Collector	17	جہلم
محمد یوسف نجم	ETO/Collector	17	جہلم
راجہ شوکت محمود	ETO/Collector	17	جہلم
غیاث الدین	ETO/Collector	17	جہلم
منور احمد ورک	AETO/Assessing Authority	16	جہلم
شیخ مشتاق	AETO/Assessing Authority	16	جہلم
محمد عمر فاروق	Inspector	14	جہلم
رانا شمشاد علی	Inspector (OPS)	11	جہلم
عاصم ستار	Inspector	14	جہلم
برکت پرویز	Inspector (OPS)	11	جہلم
اختر سعید	Inspector (OPS)	14	جہلم
عمران عابد	Inspector	14	جہلم
محمد بشیر	Inspector (OPS)	11	جہلم
محمد آصف ملک	Inspector (OPS)	09	جہلم
منور حسین	Inspector	14	دینہ
عمران خان	Clerk	07	جہلم
اسد ہارون	Clerk	07	جہلم
ظہیر احمد	Clerk	07	جہلم

امین الشفقات اسد	Clerk	07	دینہ
رضوان یونس	Constable	05	جہلم
محمد احسان	Constable	05	جہلم
محمد اعظم	Constable	05	جہلم
واحد حنیف	Constable	05	جہلم
امتیاز حسین	Constable	05	جہلم
اقبال حسین	Constable	05	جہلم
جاوید اقبال	Constable	05	دینہ

(د) 2008-09 میں ایک ایکسائز انسپکٹر محمد بشیر کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی اس کی تنزلی بطور کلرک کر کے راولپنڈی تبادلہ کر دیا گیا۔آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع جہلم، پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آنے والے انڈسٹریل یونٹس کی تفصیلات

*8457: جناب محمد فیاض: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں کتنے انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آتے ہیں؟

(ب) ان یونٹ پر ٹیکس کا کیا فارمولا ہے اور اس مد میں 2008-09 اور 2009-10 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع جہلم میں 53 انڈسٹریل یونٹس پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آتے ہیں۔

(ب) ان یونٹس پر ٹیکس کا فارمولا حسب ذیل ہے:-

کیٹیگری D

Residential Rates (Self or Rented as the case may be) prescribed in the valuation table with following conditions:-

Above rate	Up to 1Acre
Reduction of 20% in the above rate.	Next 4 Acres
Further reduction of 20% in the above rates	Exceeding 5 Acres

-1 کل رقبہ پلاٹ بحساب مربع گز x شرح کرایہ بمطابق Valuation Table

-2 تعمیر شدہ رقبہ بحساب مربع فٹ x شرح کرایہ (ذاتی، کمرشل، کرایہ داری، رہائش)

-3 تشخیص ماہانہ کرایہ = 2+1

-4 سالانہ تشخیص = ماہانہ تشخیص کرایہ x 12

-5 رعایت برائے سالانہ مرمت = سالانہ تشخیص کا 10% (ARV)

-6 یہ کہ -/20,000 روپے سالانہ تشخیص تک پراپرٹی ٹیکس بحساب 20 فیصد اور اس سے زائد سالانہ تشخیص پر 25 فیصد کی شرح سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

اس مد میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران حسب ذیل ٹیکس وصول کیا گیا۔

سال 09-2008 میں	-/1,646,564 روپے
سال 10-2009 میں	-/1,245,760 روپے
ٹوٹل	-/2,892,324 روپے

لاہور۔ڈرامہ ہالوں میں دو نمبر ٹکٹوں کی فروخت کی تفصیلات

*8467: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے ڈرامہ ہالوں میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ کے اہلکاروں اور ڈرامہ ہال مالکان کی ملی بھگت سے ٹکٹوں کی فروخت کی جاتی ہے لیکن ٹیکس صرف کم ریٹس والی ٹکٹوں کا دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ہالوں میں صوفے اور اضافی سیٹیں لگا کر ہزاروں روپے والی ٹکٹوں کے پیسے لئے جاتے ہیں، لیکن ٹکٹیں جاری نہیں کی جاتیں اس طرح حکومت کو سالانہ کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟

(ج) کیا اس فراڈ میں ملوث اہلکاروں اور افسروں کے خلاف کبھی کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔بکنگ آفس میں ہر کلاس کی ٹکٹیں موجود ہوتی ہیں۔تمام تماشائیوں کو قانون کے مطابق ٹکٹ دیتے وقت تفریحی ڈیوٹی بمطابق ٹکٹ ریٹس وصول کی جاتی ہے۔کسی کو کم ریٹس والی ٹکٹ جاری نہ کی جاتی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ رش کی وجہ سے جن تھیٹر پر زائد سیٹیں لگائی جاتی ہیں ان پر بیٹھنے والے تماشائیوں کو ٹکٹ بمطابق ریٹ جاری کئے جاتے ہیں اور تفریحی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔البتہ اگر کسی ہال کی انتظامیہ یا محکمہ کے اہلکاران کے خلاف کوئی شکایت ہو تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔اس سلسلہ میں تین اہلکاران کے خلاف انضباطی کارروائی ہو رہی ہے۔

(ج) تین اہلکاروں کے خلاف PEEDA Act 2006 کے تحت کارروائی چل رہی ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

1- قاضی افتخار یاسین(AETO)
2- نجم ذکا بٹ(E&TI)
3- فخر واہگہ(E&TI)

ضلع گجرات، پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*8475: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) ضلع گجرات میں کل کتنا سٹاف کون کون سی سیٹ پر کتنے کتنے عرصہ سے کام کر رہا ہے، آگاہ کریں؟

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں، مذکورہ عرصہ کے دوران پٹرول و مرمت کی مد میں کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع گجرات میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران جو ٹیکس وصول ہوا درج ذیل ہے:۔

سال	2009-10 اور	2010-11
وصولی	مبلغ-/70,589,2411 روپے	مبلغ-/78,155,012 روپے

(ب) ضلع گجرات میں 46 کا سٹاف کام کر رہا ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ کے پاس کل دو گاڑیاں ہیں مذکورہ عرصہ کے دوران پٹرول و مرمت کی مد میں درج ذیل اخراجات ہوئے۔

گاڑی نمبری	پٹرول اخراجات		مرمت کے اخراجات	
	2009-10 اور	2010-11	2009-10 اور	2010-11
Leg-07-773	-/40754 روپے	-/58,520 روپے	—	-/5000 روپے
Leg-10-666	—	-/18,486 روپے	—	—

پنجاب میں شراب کشید کرنے والی فیکٹریوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8507: جناب خالد جاوید اصغر گھرال: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں شراب کشید کرنے کی کتنی فیکٹریاں ہیں، ان میں سے ہر ایک کی سالانہ پیداوار کتنی ہے؟

(ب) اس پیداوار کا کتنا حصہ برآمد کیا جاتا ہے اور کتنا پاکستان میں ہی استعمال ہوتا ہے؟

(ج) مقامی طور پر تیار کی جانے والی شراب پر کتنے فیصد ایکسائز ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے، سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی ایکسائز ڈیوٹی وصول کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) صوبہ پنجاب میں شراب کشید کرنے کی صرف ایک فیکٹری میسرز مری بروری کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی میں ہے اور اس کی سالانہ پیداوار گزشتہ دو مالی سال میں حسب ذیل رہی ہے:-

مالی سال	پیداوار شراب (گیلن)	پیداوار بیئر (لیٹرز)
2008-09	1,048,148	5,163,075
2009-10	1,270,815	5,607,980

(ب) اس پیداوار میں سے ایک لیٹر بھی بیرون ملک برآمد نہیں کیا جاتا ہے۔ البتہ صوبہ پنجاب اور دیگر صوبوں میں کھپت کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں:-

مالی سال	کھپت شراب (گیلن)		کھپت بیئر (لیٹرز)	
	صوبہ پنجاب	دیگر صوبہ جات	صوبہ پنجاب	دیگر صوبہ جات
2008-09	271,285	7,671,196	1,768,750	3,380,000
2009−10	269,206	9,690,769	1,827,500	3,755,770

(ج) مقامی طور پر تیار کی جانے والی شراب پر ایکسائز ڈیوٹی حسب ذیل شرح سے وصول کی جاتی ہے۔

-1	شراب (PMFL)	=	600 روپے فی LP گیلن
-2	بیئر	=	12 روپے فی لیٹر

جبکہ مالی سال 09-2008 اور مالی سال 10-2009 کے دوران وصولی ایکسائز ڈیوٹی از اں شراب حسب ذیل رہی ہے:-

سال	شراب سے	بیئر سے	کل وصول شدہ ڈیوٹی
2008-09	162,771,000	21,225,000	183,996,000
2009-10	161,523,600	21,930,000	183,453,600

محکمہ میں ای ٹی اوز و ڈائریکٹرز کی اسامیوں کی تفصیلات

*8618: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں اس وقت کتنے ETOs اور ڈائریکٹرز کی اسامیاں ہیں کیا سب اسامیوں پر افسر تعینات ہیں؟

(ب) کیا محکمہ میں مذکورہ بالا افسران کو ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں تبدیل کئے جانے کی کوئی پالیسی ہے، اگر ایسا ہے تو کیا اس پر عمل کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ میں ایسے افسر ہیں جو اپنی مدت ملازمت کے دوران تھوڑی مدت کے لئے ٹرانسفر ہوئے اور دوبارہ پہلی جگہوں پر واپس آ گئے؟

(د) کیا آبکاری و محصولات سے ایسے محکمے جن کے افسران کا عوام سے براہ راست تعلق ہوتا ہے ان کی لمبے عرصے کے لئے ایک ہی جگہ پر تعیناتی پبلک ایڈمنسٹریشن کے اصولوں کے خلاف نہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ETO کی 49 اور ڈائریکٹرز کی 13 اسامیاں ہیں۔ان میں ETOs کی 06 اسامیاں خالی ہیں۔جبکہ ڈائریکٹر ہیڈکوارٹر کی ایک اسامی خالی ہے۔

(ب) جی ہاں، ٹرانسفر پالیسی 1980 پر عمل کیا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے:۔

a. On completion of tenure/prescribed stay at hard stations.

b. On completion of 03 years stay at a particular station in other cases.

c. On compassionate grounds.

d. On disciplinary grounds.

e. On promotions/demotion.

f. Administrative requirements.

g. No officer/official shall be transferred, who is under special report nor shall earned leave be granted to him except by the order of the authority, which placed him under such report.

ٹرانسفر پالیسی 1980 کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کا ایسا کوئی افسر نہ ہے جو ٹرانسفر ہوا ہو اور بعد میں فوری طور پر دوبارہ پہلے والی جگہ پر تعینات کیا گیا ہو۔

(د) اس بات کا جواب جز(ب) میں دیا جا چکا ہے۔

لاہور۔منشیات فروشوں کی گرفتاری و دیگر تفصیلات

*8702: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ نے لاہور میں سال 2009 اور سال 2010 میں کتنے منشیات فروش گرفتار کئے؟

(ب) گرفتار شدہ منشیات فروشوں سے کون کونسی منشیات برآمد ہوئیں ان کی الگ الگ مقدار اور مالیت کیا تھی؟

(ج) کتنے منشیات فروشوں کو سزا دلوائی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ نے سال 2009 اور سال 2010 کے دوران جتنے منشیات فروش گرفتار کئے ان کی تعداد درج ذیل ہے:۔

سال 2009 میں کل 227 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا گیا۔

سال 2010 میں کل 205 منشیات فروشوں کو گرفتار کیا گیا۔

(ب) دوران سال 2009 اور 2010 گرفتار شدہ منشیات فروشوں سے جو منشیات برآمد ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے تاہم منشیات کی مالیت کا اندازہ نہ ہے:۔

1۔ہیروئن	19.570 کلوگرام
2۔چرس	38.505 کلوگرام
3۔افیون	08.950 کلوگرام
4۔شراب	4884 لیٹر مع چالو بھٹی
5۔بھنگ	164 کلوگرام
6۔پوپی ہیڈ	0.500 کلوگرام
7۔نشہ آور ٹیکہ جات	1848 عدد
8۔نشہ آور گولیاں	1008 عدد
9۔افیون ملا پاؤڈر	12.000 کلوگرام
10۔افیون ملی گولیاں	0.300 کلوگرام

(ج) دوران سال 2009 اور 2010 کل 24 منشیات فروشوں کو سزا ہوئی جبکہ باقی ماندہ کے کیس ابھی زیر سماعت ہیں۔

گجرات، منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*8703: محترمہ قمر عامر چودھری: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نے گجرات میں منشیات فروشوں کے خلاف سال2009اور2010 کے دوران کتنے آپریشن کئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے منشیات فروش گرفتار ہوئے اور کون سی منشیات کتنی مقدار میں برآمد ہوئیں اوران کوکیاکیاسزائیں ہوئیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ نے گجرات میں منشیات فروشوں کے خلاف سال2009اور2010کے دوران جتنے آپریشن کئےان کی تفصیل سال وائزدرج ذیل ہے:-

سال	مقدمات	فیصلہ شدہ	زیر سماعت
2009	12	3	9
2010	4	1	3

(ب) مختلف مقدمات میں گرفتار شدگان (تفصیل جھنڈی(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) پر قسم منشیات سزائیں اور مقدار درج ذیل ہے:-

سال	تعداد گرفتار شدگان	قسم منشیات	مقدار
2009	12	چرس	480گرام
		ہیروئن	25گرام
2010	4	چرس	405گرام

سرگودھاڈویژن، ملازمین کی تعدادودیگر تفصیلات

*8706: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن سرگودھاڈویژن میں کتنے ملازمین کون کون سے گریڈ کے کام کررہے ہیں، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) گریڈ16 سے اوپرافسران کی تعداد کیاہے، یہ افسران کب سے اپنے موجودہ گریڈ میں ہیں اور کب سے سرگودھاڈویژن میں ہیں، ان میں سے کتنے آفیسر ایسے ہیں جوترقی پانے کے باوجود سرگودھاہی میں تعینات ہیں؟

(ج) کیا محکمہ پوسٹنگ / ٹرانسفر کے قواعد کی پابندی کرتا ہے، ایک افسر کو زیادہ سے زیادہ کتنے عرصے تک ایک ہی ضلع / ڈویژن میں تعینات رکھا جا سکتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سرگودھا ڈویژن میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ملازمین کی تعداد 171 ہے ضلع وار اور گریڈ وار تفصیل (جھنڈی (الف)) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گریڈ 16 سے اوپر افسران کی تعداد 4 ہے۔ مذکورہ افسران کی موجودہ گریڈ میں ترقی اور سرگودھا ڈویژن میں تعیناتی کی تفصیل (جھنڈی (ب)) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ترقی پانے کے باوجود کوئی بھی افسر سرگودھا ڈویژن میں تعینات نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ٹرانسفر پالیسی 1980 کی پابندی کرتا ہے۔ اس پالیسی کے تحت ایک آفیسر کو زیادہ سے زیادہ تین سال کے عرصہ تک ایک ہی ضلع / ڈویژن میں تعینات رکھا جا سکتا ہے لیکن اس کو اسی پالیسی کے تحت درج ذیل بنیاد پر ٹرانسفر بھی کیا جا سکتا ہے۔

a. On completion of tenure/prescribed stay at hard stations.

b. On completion of 03 years stay at a particular station in other cases.

c. On compassionate grounds.

d. On disciplinary grounds.

e. On promotions/demotion.

f. Administrative requirements.

g. No officer/official shall be transferred, who is under special report nor shall earned leave be granted to him except by the order of the authority, which placed him under such report.

ٹرانسفر پالیسی 1980 کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع وہاڑی، پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*8715: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں سال 2009-10 اور 2010-11 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن سال وار ہوئی ہے؟

(ب) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس اس ضلع میں کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے اور اس شرح کا تعین کیسے اور کون کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کی تعداد کتنی ہے اور اس سے کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا باقی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع وہاڑی میں آمدن برائے سال

2009-10 اور	2010-11
مبلغ -/28,005,115 روپے	مبلغ -/31,018,667 روپے

(ب) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے ایک ETO، دو اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، دس ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر جبکہ دس ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل کام کر رہے ہیں جن کے نام جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ج) حکومت پراپرٹی ٹیکس 20 فیصد اور 25 فیصد کی شرح سے وصول کیا جاتا ہے جو حکومت پنجاب کے قانون پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے تحت لاگو ہے۔ البتہ پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص حکومت سے منظور شدہ ویلیوایشن ٹیبل کے تحت کی جاتی ہے۔

(د) سال 2009-10 کے اختتام پر 30-06-2010 تک ضلع وہاڑی میں نادہندگان کے ذمہ مبلغ -/559693 روپے کی رقم واجب الادا رہ گئی جبکہ سال 2010-11 کے اختتام پر 381 نادہندگان کے ذمہ مبلغ -/387767 روپے واجب الادا ہیں۔ جن میں سے 4 نادہندگان کے ذمہ مبلغ -/20000 روپے سے زائد رقم واجب الادا ہے اور باقی 377 نادہندگان کے ذمہ مبلغ -/20000 روپے سے کم رقم واجب الادا ہے۔

ضلع راولپنڈی، ٹوکن ٹیکس کی مد میں وصول ہونے والی رقم و دیگر تفصیلات

*9151: **محترمہ نرگس فیض ملک:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی سے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران ٹوکن ٹیکس کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران اس ضلع میں کتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں رجسٹرڈ ہوئیں؟

(ج) موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر کارروائی چل رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں عرصہ تین سال سے زائد تک کام کرنے والے ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع راولپنڈی سے ٹوکن ٹیکس کی مد میں سال وار درج ذیل وصولی ہوئی:-

سال	وصولی
2008-09	مبلغ-/207,570,162روپے
2009-10	مبلغ-/222,979,808روپے
2010-11	مبلغ -/225,497,414روپے

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران ضلع راولپنڈی میں جتنی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں رجسٹرڈ ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	2008-09	2009-10	2010-11
موٹر کار	2318	1572	2763
کمرشل و دیگر	1681	1499	2182
موٹر سائیکل	26174	34125	42923
ٹوٹل	30173	37196	47868

(ج) اس وقت موٹر رجسٹریشن برانچ میں 47 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بوگس کاغذات پر گاڑیوں کی رجسٹریشن کرنے کے سلسلے میں تین MRA چار ایکسائز انسپکٹران، دو کلرک (ایم ٹی سی) چار کے پی او اور ایک ڈیٹا انٹری آپریٹر ملوث پائے گئے ہیں اور مجاز اتھارٹی کے حکم کے تحت محکمانہ کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔آرڈر آف انکوائری کی کاپی جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ملازمین کے تبادلہ کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کی منظور شدہ پالیسی 1980 کے تحت عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی، پراپرٹی ٹیکس سے ہونے والی آمدن و دیگر تفصیلات

*9156: محترمہ نرگس فیض ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں سال09۔2008اور10۔2009 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟
(ب) ان سالوں کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟
(ج) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس برانچ میں کتنے افراد کام کر رہے ہیں؟
(د) ان ملازمین کے ان سالوں کے اخراجات بتائیں؟
(ہ) ان ملازمین میں سے کس کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی چل رہی ہے؟
(و) کتنے ملازمین اس جگہ تین سال سے زائد تعینات ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع راولپنڈی میں سال09-2008اور10-2009 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جو آمدن ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	2008-2009	2009-2010
آمدن	347,463,676/-روپے	465,784,167/-روپے

(ب) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی مد میں مندرجہ ذیل رقم خرچ ہوئی۔

سال	2008-09	2009-10
	14,488,000/-روپے	17,764,000/-روپے

(ج) ضلع ہذا میں پراپرٹی ٹیکس برانچ میں 100 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

I	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	01
II	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	05
III	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	31
IV	جونیئر کلرک	17
V	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل	46

(د) ان سالوں میں ملازمین کے اخراجات مبلغ-/32252000روپے ہیں۔
(ہ) 10ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز کے خلاف گزشتہ سال کے مقابلے میں وصولی کم ہونے کی بناء پر محکمانہ کارروائی چل رہی ہے۔
(و) مندرجہ ذیل 64ملازمین تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہیں۔ تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	03
2	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	17
3	جونیئر کلرک	16
4	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبل	28

گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*9161: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کا نفاذ کب کیا تھا؟

(ب) یہ ٹیکس کون کون سی، کتنی مالیت اور سی سی کی گاڑیوں پر لگایا گیا تھا؟

(ج) اس ٹیکس کے لگانے کی وجوہات کیا تھیں؟

(د) اس ٹیکس کی مد سے حکومت کو سال 09۔2008، 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنا ٹیکس وصول ہوا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کا نفاذ جولائی 2008 سے ہوا ہے۔

(ب) پنجاب حکومت نے یہ ٹیکس درآمد شدہ موٹر کاروں پر 01-07-2005 سے پنجاب فنانس ایکٹ 2008 کے تحت لگایا تھا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

2000 CC	تا	3000 CC	مبلغ-/200,000 روپے
3000 CC سے زائد			مبلغ-/300,000 روپے

(ج) حکومت پنجاب نے اپنے محصولات میں اضافے کے لئے سال 2008 میں اس ٹیکس کو نافذ کیا۔

(د) ان ٹیکسز کی مد میں حکومت پنجاب کی سالانہ آمدنی درج ذیل ہے:۔

سال	لگژری ٹیکس
2008-09	مبلغ-/59,510,000 روپے
2009-10	مبلغ-/777900000 روپے
2010-11	مبلغ-/73800000 روپے
ٹوٹل	مبلغ-/911210000 روپے

گاڑیوں کی رجسٹریشن و سالانہ ٹوکن ٹیکس کی ادائیگی پر ایڈوانس انکم ٹیکس وصول کرنے کی تفصیلات

*9162: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت گاڑیوں کی رجسٹریشن پر ودہولڈنگ ٹیکس اور سالانہ ٹوکن ٹیکس کی ادائیگی پر ایڈوانس انکم ٹیکس وصول کرتی ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان ٹیکسز کی مد سال 09۔2008، 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی آمدن ہوئی، تفصیل سال اور ٹیکس وار بتائیں؟

(ج) یہ ٹیکس کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے اور کتنی رقم پر وصول کیا جاتا ہے؟

(د) ان ٹیکسز کے عائد کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا ان ٹیکسز کے نفاذ سے حکومت کے خزانہ میں مجموعی ٹیکسز کی وصولی میں اضافہ ہوا یا خسارہ؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب، وفاقی حکومت کی طرف سے عائد کردہ ودہولڈنگ ٹیکس اور ایڈوانس انکم ٹیکس وصول کرتی ہے۔

(ب) ان ٹیکسز کی مد میں حکومت پنجاب کی سال وار آمدن درج ذیل ہے:-

سال	ودہولڈنگ ٹیکس	ایڈوانس انکم ٹیکس
2008-09	مبلغ-/544,635,996روپے	مبلغ-/441,103,112روپے
2009-10	مبلغ-/726,496,375روپے	مبلغ-/569,191,571روپے
2010-11	مبلغ-/1,390,690,239روپے	مبلغ-/591,173,358روپے
ٹوٹل	مبلغ-/2,661,822,610روپے	مبلغ-/1,601,468,041روپے

(ج) ودہولڈنگ ٹیکس بوقت رجسٹریشن گاڑی درج ذیل شرح سے وصول کیا جاتا ہے:-

850 CC تک	7500/-
851 CC تا 1000 CC	10,500/-
1001 CC تا 1300 CC	16,875/-
1301 CC تا 1600 CC	16,875/-
1601 CC تا 1800 CC	22,500/-
1801 CC تا 2000 CC	16,875/-
2000 CC سے زائد	50,000/-

ایڈوانس انکم ٹیکس بوقت ادائیگی ٹوکن ٹیکس درج ذیل شرح سے وصول کیا جاتا ہے۔

1000CC تک	-/750 سالانہ
1001CC تا 1199CC	-/1250 سالانہ
1200CC تا 1299CC	-/1750 سالانہ
1300CC تا 1599CC	-/3000 سالانہ
1601CC تا 1999CC	-/4000 سالانہ
2000CC سے زائد	-/8,000 سالانہ

(د) چونکہ ان ٹیکسز کا نفاذ وفاقی حکومت کی طرف سے ہوا ہے لہذا یہ وفاقی حکومت کا معاملہ ہے۔

(ہ) ان ٹیکسز کے نفاذ سے وفاقی حکومت کے خزانہ میں اضافہ ہوا ہے۔

ضلع سرگودھا۔ محکمہ کی آمدن واخراجات کی تفصیلات

*9486: سردار کامل گجر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کی سال 10۔2009 اور 11۔2010 کی آمدن واخرجات سے آگاہ کریں؟

(ب) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ان سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی نیز ان سالوں کا پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ کتنا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی سے کتنی آمدن ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کی سال 10-2009 اور 11-2010 کی آمدن واخراجات درج ذیل ہیں:

سال	آمدن	اخراجات
2009-10	مبلغ -/196,793,341 روپے	مبلغ -/14,361,791 روپے
2010-11	مبلغ -/215,602,411 روپے	مبلغ -/18,541,140 روپے

(ب) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ان سالوں کے دوران آمدن اور ٹارگٹ سال وائز درج ذیل ہے:۔

سال	ٹارگٹ	آمدن
2009-10	مبلغ -/47,362,460 روپے	مبلغ -/54,865,077 روپے
2010-11	مبلغ -/40,012,102 روپے	مبلغ -/55,535,920 روپے

(ج) ان سالوں کے دوران گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی سے جو آمدن ہوئی وہ درج ذیل ہے:

سال	آمدن
2009	مبلغ-/108,900روپے
2010	مبلغ-/359,500روپے
2011	مبلغ-/315,100روپے

ضلع سرگودھا میں ٹیکس وصولی کا ہدف و دیگر تفصیلات

*9487: سردار کامل گجر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا کو مالی سال10-2009 اور 11-2010 کے لئے کتنا ٹیکس وصولی کا ہدف دیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ج) اگر وصولی ہدف سے کم ہوئی تو وجوہات کیا ہیں نیز حکومت ہدف کی مکمل وصولی کے لئے آئندہ کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا کو مالی سال10-2009 اور 11-2010 کے لئے ٹیکس وصولی کا ہدف درج ذیل ہے:-

سال	ہدف
2009-10	مبلغ-/239,956,885روپے
2010-11	مبلغ-/220,353,826روپے

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران جو رقم وصول کی گئی وہ درج ذیل ہے:-

سال	وصولی
2009-10	مبلغ-/196,793,341روپے
2010-11	مبلغ-/215,602,411روپے

(ج) ضلع سرگودھا میں مالی سال10-2009 کے دوران وصولی مبلغ-/43,163,544روپے طے شدہ ہدف کے مقابلے میں کم ہوئی- اسی طرح مالی سال11-2010 کے دوران مبلغ -/4,751,415روپے طے شدہ ہدف کے مقابلے میں کم ہوئی جس کی وجوہات یہ ہیں کہ کچھ جائیدادہائے بند ہیں- جن کے مالکان بیرون ملک ہیں- کچھ خانگی تنازعات کی زد میں ہیں- کچھ کے مقدمات عدالتوں میں زیر التواء ہیں- بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کارخانے اپنی پوری استعداد کے ساتھ کام نہیں کر رہے اور کئی بڑے کارخانے اور کمپنیاں بند

ہو گئی ہیں۔کنٹونمنٹ بورڈ سرگودھا کی جانب سے حصہ کی رقم مبلغ -/7,970,000 روپے ڈائریکٹ حکومت پنجاب کے کھاتہ میں جمع کروا دی گئی ہے جبکہ پچھلے سال یہ حصہ بطور پراپرٹی ٹیکس جمع کروایا گیا۔ ملکی حالات کے پیش نظر انتظامیہ نے میلہ جات منعقد کرنے کی منظوری نہ دی۔ تھیٹر اس پورے عرصہ کے دوران بند رہے۔البتہ حکومت اہداف کو پورا کرنے کے لئے تشہیری مہم چلا رہی ہے اور لینڈ ریونیو ایکٹ 1969 کے تحت انتہائی خصوصی اقدامات بھی کر رہی ہے۔

تعزیت

سابق ممبر قومی اسمبلی محترمہ نصرت بھٹو (مرحومہ) کے لئے دعائے مغفرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے پایا تھا کہ نیٹو کے حملے میں ہمارے جو فوجی جوان اور افسران شہید ہوئے ہیں تو اُن سے متعلق ایک متفقہ قرارداد ایوان میں لائی جائے تو جیسا کہ اس حوالہ سے طے پایا تھا تو اُس کے مطابق یہ قرارداد میرے پاس موجود ہے لیکن اس قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے میں ایک بات اس معزز ایوان اور چونکہ قائد حزب اختلاف موجود نہیں ہیں تو میں یہاں بیٹھے ہوئے پیپلز پارٹی کے معزز ممبران کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ اگر وہ مناسب خیال کریں کیونکہ وہ بعض اوقات ہماری اس بات کو بھی otherwise لیتے ہیں کہ محترمہ نصرت بھٹو (مرحومہ) بھی جمہوری جدوجہد کے حوالہ سے ایک بہت بڑا نام ہے اور وہ پارلیمنٹ کی رُکن بھی رہی ہیں تو اُن کی وفات 22۔اکتوبر کو ہوئی تھی اور اُس کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے۔ آج فاتحہ خوانی اور دعائے صحت بھی ہوئی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی ایک بہت بڑا نام تھا اس لئے انہیں فراموش نہیں کیا جانا چاہئے تھا تو اگر یہ پیپلز پارٹی والے دوست مناسب سمجھیں تو محترمہ نصرت بھٹو کے لئے بھی دعائے مغفرت ہونی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نصرت بھٹو (مرحومہ) کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون (رانا ثناء اللہ خان)، قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد)، چوہدری ظہیر الدین خان، مخدوم احمد محمود، جناب علی حیدر نور خان نیازی اور جناب شاہد انجم، ایم پی ایز نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ

قواعد کو معطل کر کے مہمند ایجنسی میں نیٹو فورسز کی جانب سے پاکستانی چیک پوسٹ پر حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں کہ:

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مہمند ایجنسی میں نیٹو فورسز کی جانب سے پاکستانی چیک پوسٹ پر حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مہمند ایجنسی میں نیٹو فورسز کی جانب سے پاکستانی چیک پوسٹ پر حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے مہمند ایجنسی میں نیٹو فورسز کی جانب سے پاکستانی چیک پوسٹ پر حملے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

مہمند ایجنسی کے علاقہ سلالہ میں قائم سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر نیٹو حملہ کی شدید مذمت اور پاک فوج کے ساتھ اظہار یکجہتی

جناب قائم مقام سپیکر: اب محرک قرارداد پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 26-11-2011 کی صبح مہمند ایجنسی کے علاقے سلالہ میں قائم پاکستانی سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر نیٹو فورسز کے ہیلی کاپٹرز کے حملے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اس پر سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان اس اشتعال انگیز حملے کو پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کے نتیجے میں جام شہادت نوش کرنے والے پاک فوج کے جوانوں اور افسران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان نیٹو سپلائی بند کرنے، شمسی ائر بیس خالی کرانے اور بون کانفرنس کے بائیکاٹ جیسے عوامی امنگوں کے مطابق کئے گئے فیصلوں کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ یہ ایوان پاک افواج کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی مکمل حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 26-11-2011 کی صبح مہمند ایجنسی کے علاقے سلالہ میں قائم پاکستانی سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر نیٹو فورسز کے ہیلی کاپٹرز کے حملے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اس پر سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان اس اشتعال انگیز حملے کو پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کے نتیجے میں جام شہادت نوش کرنے والے پاک فوج کے جوانوں اور افسران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان نیٹو سپلائی بند کرنے، شمسی ائر بیس خالی کرانے اور بون کانفرنس کے بائیکاٹ جیسے عوامی امنگوں کے مطابق کئے گئے فیصلوں کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ یہ ایوان پاک

افواج کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی مکمل حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو افسوسناک واقعہ ہوا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ہماری فورسز نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں، اتنی قربانیاں کسی اور نے نہیں دیں جتنی پاک افواج اور پاکستان کے لوگوں نے دی ہیں لیکن اس جنگ میں ہمارے اتحادی نے الٹا ہماری افواج پر حملے شروع کر دیئے جو کہ انتہائی افسوسناک ہیں۔ میں اس پر حکومت پاکستان، جناب وزیر اعظم اور صدر آصف علی زرداری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے قوم کی امنگوں کے عین مطابق action لیا ہے۔ اس سے پہلے اس طرح کا action نہیں لیا گیا تھا لیکن اس دفعہ نیٹو کی سپلائی بند کی گئی اور کل شمسی ائر بیس خالی کرایا گیا جو مشرف نے دیا تھا اس کو خالی کرا کر وہاں پاکستانی پرچم لہرا دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح بون کانفرنس سے بھی بائیکاٹ کیا گیا جس پر ہر طرف سے بلکہ پوری دنیا سے زبردست پریشر آیا لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت پاکستان کے عوام کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے عوام کا مکمل ساتھ دیا ہے، پاکستان کی خود مختاری کا ساتھ دیا ہے، پاکستان کی سالمیت کا ساتھ دیا ہے اور اس چیز کا عہد کیا ہے کہ پاکستان کی طرف جو میلی آنکھ سے دیکھے گا وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اس کا ہر محاذ پر مقابلہ کریں گے۔

جناب سپیکر! آج پاک افواج کی سرحدوں پر ائر فورس کے ساتھ مکمل coordination ہے اور یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ اب اگر کوئی حملے کی کوشش کرے گا تو اس کا بھرپور طریقے سے جواب دیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ تمام اقدامات ہیں جو پاکستان کی سالمیت کے لئے اور پاکستان کی خود مختاری کے لئے ضروری تھے۔ صدر جناب آصف علی زرداری، وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی اور پوری حکومت نے یہ اقدامات کئے ہیں۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری کی بات آئے گی تو وفاقی حکومت اور، پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت وہ تمام اقدامات کرے گی جو قوم چاہے گی، جو جمہوری حکومت چاہے گی اور جو اس ملک کے عوام چاہیں گے۔ بہت مہربانی۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک المناک واقعہ کے اوپر بات کرنے کے لئے جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔ ہماری پارٹی کی طرف سے ہمارے معزز ممبر جناب محسن لغاری صاحب اور ایک ساتھی نے پہلے یہ قرارداد دی تھی لیکن ایڈوائزری کمیٹی میں تمام پارلیمانی لیڈرز تشریف فرما تھے جہاں consensus یہ تھا کہ اس کے لئے ایک ڈرافٹ تیار کر لیا جائے جو تھوڑا سا مختلف ہو لیکن اس کی spirit وہی تھی۔ ہم چونکہ اداروں کے تقدس کے لئے اکٹھے یکجان ہو کر ایک سوچ کے ساتھ سوچنے کے حامل ہیں اور ہماری سوچ یہی ہے۔ اس وجہ سے میں نے تمام پارلیمانی لیڈرز کی ہاں میں ہاں ملائی۔ میں اپنے بھائی سے یہ گوش گزار کرتا ہوں کہ ہم سب نے یہ نیک نیتی کے ساتھ کیا تھا۔ انہوں نے بجا طور پر کاوش کی تھی اس کے لئے انہوں نے agitate بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہماری پارلیمانی پارٹی نے بھی اپنی میٹنگ میں اس پر ایک قرارداد منظور کی ہے۔ اس میں جو بات کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ پاک فوج کے جوان اور آفیسر ہمیشہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ اپنی جانیں پیش کرتے ہیں تو ہماری سالمیت برقرار رہتی ہے۔ وہ جاگتے ہیں تو ہم تمام civilians چین کی نیند سوتے ہیں۔ وہ جب اپنا آج قربان کرتے ہیں تو ہمارا کل محفوظ ہو جاتا ہے۔

جناب والا! پارلیمنٹ اور ان اداروں کی موجودگی میں یہی فیصلے ہیں جو مشترکہ طور پر collective wisdom کے ساتھ سامنے آتے ہیں تو ان میں ایک طاقت ہوتی ہے اور ان فیصلوں پر عملدرآمد کرانے کے لئے اداروں کے پیچھے پارلیمنٹ کھڑی ہوتی ہے تو پھر وہ ادارے اپنا کام کرنے میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔

جناب والا! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اب بات معافی سے بہت آگے نکل چکی ہے، معافیوں سے لاشیں زندہ نہیں ہو جاتیں اس لئے ایسی demands کہ اگر وہ معافی مانگ لیں تو یہ کر دیں گے۔ اب معافی والی بات نہیں ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ بات تب آگے بڑھے جب قومی مفادات، قومی تحفظ، قومی خود مختاری اور قومی عزت و غیرت سے آگے بات بڑھے اور ان کا تحفظ ہو تو پھر کسی سے بات کی جائے ورنہ اس وقت تک نیٹو کی تمام سپلائی بند رہنی چاہئے۔ حکومت نے شمسی بیس تو خالی کرا لیا اب شہباز بیس بھی خالی کرانا چاہئے۔ اگر وہاں پر کوئی ہے تو شہباز بیس کو بھی خالی کرایا جائے۔ شمسی بیس کو واگزار کرانے کا واقعہ بہت تاریخی واقعہ ہے۔ یہ آج سے بیس سال پہلے دیا گیا تھا۔ اس کے

علاوہ ایک اور بات بھی ہے کہ پرنٹنگ پریس میں اتنی مشینیں کام نہیں کرتیں جس طریقے سے بلیک واٹر والوں کو ویزے دیئے گئے تھے۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ان ویزوں کو بند کیا جائے، ان کی تنسیخ کی جائے اور ان لوگوں کو اس ملک سے باہر نکالا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کی ایک قرارداد تھی کہ نیٹو کے حملوں اور ڈرون حملوں کو بند کیا جائے۔ حکومت اس طرف بڑھ رہی تھی اور اسی confrontation کی وجہ سے انہوں نے سلالہ پوسٹ پر حملہ کیا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ کی قراردادوں پر عملدرآمد نہیں ہوا تو حکومت عملدرآمد کی طرف قدم بقدم بڑھ رہی تھی اور یہ سول حکومت کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے یکجان ہو کر having their fighting hands in one glove کر کے فوج اور سول حکومت نے یہ مثال قائم کی ہے۔

جناب والا! ہم اپنے کشمیر کے شہداء، 1965 کے شہداء، 1970 کے شہداء، کارگل کے شہداء اور دوسرے شہداء میں سے کسی کو آج تک نہیں بھولے کیونکہ ایک قدم سے آگے دوسرا قدم چلتا ہے۔ سول حکومت نے پارلیمنٹ کو توقیر دیتے ہوئے پارلیمنٹ کی قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے ایک confrontation قبول کی ہے اور امریکیوں کے ساتھ confront کیا ہے۔ یہ confrontation امریکی فورسز کے ساتھ ہے یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ اس کے پیچھے پارلیمنٹ، دوسرے اداروں، منتخب نمائندوں اور غیر منتخب civilians کو فوج کے پیچھے اور ان سے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جانا چاہئے تاکہ ان قراردادوں پر صحیح طریقے سے عمل ہو سکے۔ اسی پر فیض نے کہا ہے کہ:

ان کی نظر میں پھیکا ہے اب بھی رنگ
جتنا لہو تھا صرف قبا کر چکے ہیں ہم

شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جناب نور نیازی صاحب!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب سپیکر! نیٹو اور امریکی فورسز کی طرف سے ہمارے ملک کی خود مختاری پر جو حملہ کیا گیا ہے میں اس کی پرزور مزمت کرتا ہوں اور پاک فوج کے شہید ہونے والے جوانوں اور افسران کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس قرارداد کے ذریعے پنجاب اسمبلی کے اس ایوان سے ہماری پاک افواج کو یہ پیغام جانا چاہئے کہ ہمارے وہ جوان اور افسران جو اس ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لئے اپنی جان قربان کرتے ہیں۔ یہ قوم،

اس صوبہ کے نمائندے اور پورے ملک کے لوگ شانہ بشانہ ان کے ساتھ ہیں۔ یہ سب ان کی اس محنت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان سے اظہار یکجہتی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر ہم تھوڑا سا ماضی میں جائیں اور دیکھیں کہ امریکہ نے جو نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع کی اُس میں فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار پاکستان نے ادا کیا۔ دنیا کو پُرامن رکھنے کے لئے اگر سب سے زیادہ قربانی دی ہے تو وہ پاک افواج کے جوانوں اور افسران نے دی ہے اور ہزاروں کی تعداد میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ ایک آمر کے دَور میں ہمارے ہمسایہ ملک افغانستان کے اوپر امریکہ نے جب حملہ کیا اور ایک telephone call پر اپنی قومی سلامتی پر سمجھوتہ کرتے ہوئے اُس جرنیل نے اس جنگ میں شامل ہونے کا اعلان کیا تو ہم نے اُس وقت بھی کہا تھا کہ اگر افغانستان میں ہمارے مسلمان بھائی شہید ہو رہے ہیں تو ہمیں اُس پر خاموش نہیں رہنا چاہئے اور اُس کا ساتھ نہیں دینا چاہئے کیونکہ اُس کا end result یہی ہوگا کہ امریکہ کا ٹارگٹ ہمارا اپنا ملک پاکستان تھا۔ امریکہ اور یہود و نصاریٰ سے یہ چیز کبھی برداشت نہیں ہو سکتی کہ واحد اسلامی ملک پاکستان ہے جس کے پاس ایٹمی قوت ہے۔ جب عراق پر حملہ کیا گیا تو اُس وقت ہم نے آواز اٹھائی اور جب ہمارے ملک کے اوپر ڈرون حملوں کے ذریعے غریب لوگوں کو شہید کیا گیا تو اُس وقت بھی ہم نے یہ آواز اٹھائی کہ خدارا جاگیں، اس قوم کو جگائیں اور اس چیز کو بند کرنے کے لئے منہ توڑ جواب دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ آگ ہمارے اپنے گھر تک پہنچے۔ آج جس طرح نیٹو کی سپلائی بند کی گئی، جس طرح بون کانفرنس کا بائیکاٹ کیا گیا، جس طرح امریکہ سے شمسی ائربیس کو خالی کروایا گیا یہ تمام اقدامات appreciate کرنے والے ہیں لیکن آج بھی موقع ہے کہ ہم لوگ جاگیں اور امریکی غلامی سے باہر نکلیں۔ ہمارے حکمران جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس ملک پاکستان میں حکومت میں آنا ہے تو امریکی غلامی کرنا بہت ضروری ہے۔ خدارا ہم اپنی کمزوریوں کی وجہ سے جو امریکہ کے آگے لیٹ جاتے ہیں اس چیز سے باہر نکلیں۔ آج ہم نے ایک خود مختار اور آزاد قوم بن کر جو steps اٹھائے ہیں اسی بناء پر ہم اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہوں اور ہماری حکومت کو اپنی فوج کے ساتھ کھڑے ہو کر یہ اعلان کرنا چاہئے کہ اب نیٹو سپلائی چند ہفتوں کے لئے بند نہیں ہوئی بلکہ یہ سپلائی ہمیشہ کے لئے بند ہوئی ہے۔ ہم اپنے آپ کو استعمال کروانا بند کریں اور امریکی غلامی سے باہر نکلیں۔ اگر ہم نے شمسی ائربیس خالی کرایا ہے تو ہماری فضائی حدود جو امریکہ استعمال کرتا ہے اُس پر بھی پابندی لگائیں۔ پاک فوج کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے کہ ہم اب ڈرون حملوں کو برداشت نہیں کریں گے، ڈرون حملوں کا جواب دیں گے اور اگر اس ملک پر کسی نے ڈرون حملوں کے

ذریعے attack کیا تو ہم اسے مار گرائیں گے جسے ہم appreciate کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ اب اگر اس ملک پر ڈرون حملے کرنے کی کوشش کی گئی تو اُس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ میں ایک دفعہ پھر اس ایوان کی طرف سے اپنی فوج اور اپنے حکمرانوں کو یہ ایک message دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایک موقع ہے کہ ہم اپنی پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں اور امریکہ جس نے ثابت کیا ہے کہ وہ ہمارا دوست نہیں بلکہ ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے لہذا اُس دشمن کو یہ message بڑا clearly دے دینا چاہئے کہ اگر اب اُس نے ہماری قومی خود مختاری یا قومی سلامتی پر حملہ کیا تو اُس کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اِن کے بعد صرف رانا ثناء اللہ صاحب بولیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ ایک ایسا موقع اور sensitive matter ہے کہ ہم سب کو اس پر بات کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی پارٹی کے لیڈر بات کر رہے ہیں اور وہ آپ کی نمائندگی ہی کر رہے ہیں۔ اس پر فیصلہ ہو چکا ہے لہذا آپ مہربانی فرمائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں اس ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ نیٹو حملہ کی صورت میں پیدا ہونے والی صورتحال کے حوالے سے حکومت پاکستان نے جو اقدامات اٹھاتے ہوئے نیٹو سپلائی کو بند کیا ہے، شمسی ائر بیس خالی کرایا ہے اور Diplomatic Fund پر بون کانفرنس کا بائیکاٹ کیا ہے وہ بالکل عین عوامی امنگوں کی ترجمانی کرتا ہے اور اُس کو appreciate کرنے کے لئے آج یہاں قرارداد پیش کی ہے۔

(اذانِ عشاء)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جس طریقے سے ان تمام اقدامات کو جو عوامی امنگوں کے مطابق تھے اِس ہاؤس نے appreciate کیا ہے اِس پر ہم تمام لیڈر شپ کا نہ صرف شکریہ ادا

کرتے ہیں بلکہ ان کو خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔اس کے علاوہ ہمارے جو فوجی افسران اور جوان شہید ہوئے ہیں اُن کی families سے ہم نہ صرف اظہارِ تعزیت کرتے ہیں بلکہ اُن شہداء کے والدین، بہن بھائیوں اور بیواؤں کو salute پیش کرتے ہیں کہ اُن کے خاندانوں کی طرف سے دی ہوئی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی بلکہ وہ رنگ لائیں گی۔ پاکستان کی خود مختاری اور اُس کے defence میں انہوں نے جو قربانیاں دی ہیں اُن کو قوم ہمیشہ یاد رکھے گی اور ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ افواج پاکستان کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان اور صوبائی حکومتیں اُن لواحقین کے بچوں، بیواؤں اور اُن کی باقی family کے لئے ویلفیئر کا پورا خیال رکھیں گی۔

جناب سپیکر! یہ حالات جو یہاں تک پہنچے ہیں اِن کو اگر ہم history سے de-link کر کے دیکھیں تو ہم صحیح نتیجے تک شاید نہ پہنچ سکیں۔ ستمبر 2001 میں بھی ایک telephone call ایک ڈکٹیٹر کو آئی تھی جس میں صرف ایک ہی سوال پوچھا گیا تھا کہ تم ہمارے ساتھ ہو یا نہیں تو انتہائی مفت میں جنرل مشرف نے اس قوم کو بیچ دیا۔ جنرل ضیاء الحق نے تو peanut لیا تھا مگر جنرل مشرف نے تو peanut سے بھی سستا اس قوم کو بیچا ہے۔ ہمارے انٹرنیشنل سٹیک ہولڈرز جس طریقے سے game play کرتے ہیں اس حوالے سے میرا اور آپ سب کا جتنا بھی علم ہے ہماری یہ ڈیوٹی بنتی ہے کہ ہم اپنی قوم اور لوگوں کو inform کریں کہ سازشیں کس طرح پنپتی ہیں؟ ہم گرم پانیوں کا بہت سنا کرتے تھے کہ Russians گرم پانی تک رسائی چاہتے ہیں۔ جب اُن سے پوچھا جاتا تھا کہ Communist کیا ہوتا ہے تو کہتے تھے کہ جو اللہ کو نہیں مانتے۔Communism بجائے ایک سوشل سسٹم کے ہم نے اُس کو مذہب کے ساتھ relate کیا تھا اور ہم یہ کہتے تھے کہ Russia گرم پانی تک پہنچنا چاہتا ہے۔ ابھی ہمارے صدرِ پاکستان خود ماسکو گئے ہیں اور ہم نے اُن کو offer کیا ہے کہ وہ ہمارے warm waters کے ذریعے ٹریڈ کریں، یہاں تک کہ ہم اُن کو رسائی دیتے ہیں مگر وہ اس میں بالکل بھی interested نہیں ہیں۔ یہ چیز indicate کرتی ہے کہ CIA اور باقی انٹرنیشنل ایجنسیاں جو اُس دَور میں ہمارے عوام کو گمراہ کرتی رہی ہیں اُس گمراہی سے بھی لوگوں کو آگاہ کرنا ہے۔ جس طرح جنرل ضیاء الحق نے "ملا" کو کرپٹ کر کے فسادِ افغانستان برپا کیا اور وہاں پر جرنیلوں کے بیٹے جو سائیکل سوار تھے وہ پیپسی کولا اور کوکا کولا کے مالک بنے۔ "ملا" پراڈو اور پجارو میں گئے اور اُن کے بیٹے لندن اور امریکہ کیسے پہنچے اس حوالے سے بھی ہمیں عوام کو بتانا ضروری ہے۔ اسی طرح عوام کو یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ ڈکٹیٹر چاہے وہ اسلام کا نام لے کر آئے وہ ڈکٹیٹر ہی ہوتا ہے اور وہ اس معاشرے اور قوم modern enlightenment

کے لئے ایک لعنت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ قوم اُن ڈکٹیٹروں کو چاہے وہ کسی کے حق میں گئے ہوں یا مخالف گئے ہوں یعنی پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور یا مسلم لیگ (ق) کے دور کے ہوں، ہم ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور ہم نے ڈکٹیٹرز پر لعنت بھیجی ہے کسی کا نام نہیں لیا ہے اور اگر ڈکٹیٹر پر کوئی اعتراض ہے تو آپ بے شک میرے یہ الفاظ حذف کر دیں۔

جناب سپیکر! ابھی جمہوریت میں کیا ہوتا ہے کہ "بون کانفرنس" کے بائیکاٹ کا اعلان ہوتا ہے تو بش نہیں بلکہ صدر اوباما صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان کو فون کرتا ہے، حامد کرزئی فون کرتا ہے، جرمنی کی وائس چانسلر فون کرتی ہے لیکن یہ جمہوری حکومت ہے جو کہ عوام کے ووٹوں سے بنی ہے۔ صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان لیٹتے نہیں ہیں، قیمت بھی وصول نہیں کرتے بلکہ عوام کی خاطر، اپنے ان جوانوں اور شہیدوں کی خاطر ایک سٹینڈ لیتے ہیں That is the difference between dictatorship and democratic government (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں اس قوم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ نیٹو فورسز کی طرف سے ہونے والے یہ حملے ہمارے لئے ایک اتحاد کا باعث بنتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی فکر کرنا ہے کہ یہ جو اتحاد achieve ہوا تھا جس کے بعد ہم نے نیٹو فورسز کی سپلائی بند کی، ہم نے شمسی ائربیس خالی کروایا، ہم نے بون میں diplomatic لی اور ہم offensive ہوئے لیکن اسے سبوتاژ کرنے میں کس کا role ہے، وہ کون ہیں جو اس اتحاد کو قائم رکھنے نہیں دینا چاہتے اور وہ کس صورت میں بیٹھے ہیں؟ وہ کسی اونچے ایوان میں بیٹھے ہوں، وہ عدالتی ہوں یا غیر عدالتی ہوں، ہمیں ان کا بھی نوٹس لینا چاہئے کہ جو اس اتحاد کی فضا کو خراب کرتے ہیں اور میں اپنے لیڈروں، چاہے وہ کسی بھی side کے ہوں، سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ "میموگیٹ" کے سہارے یا کسی اور واٹرگیٹ کے سہارے یا کسی بھی "گیٹ" کے سہارے ان سازشوں کا شکار نہ بنیں، ان کا حصہ نہ بنیں بلکہ جمہوریت کو آگے لے جانے کے لئے اپنا role ادا کریں۔ پاکستان کے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے ایک پارلیمانی کمیشن قائم کر دیا تھا تو اس اتحاد کی فضا کو سبوتاژ کرنے کے لئے کسی سپریم کورٹ یا کسی ہائیکورٹ میں جانے کی ضرورت تھی اور نہ اب ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس طرح میں نے کہا کہ ڈکٹیٹرز اور جمہوری حکومت کا فرق کیا ہوتا ہے تو ہمیں یہ بھی establish کرنا ہے کہ Who is the supreme body of Pakistan? کیا پاکستان کی پارلیمنٹ سپریم ہے یا کوئی اور ادارہ سپریم ہے؟ جب ایک سپریم ادارہ ایک کمیشن بنا چکا ہے تو اس پر کسی اور

ادارے کو کوئی اور کمیشن مسلط کرنے کا حق حاصل نہیں ہے اور میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تمام لیڈرشپ سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ civil rule کے لئے اور democratic rule کے لئے ان سازشوں سے باہر نکلیں۔ ہم فروری 2013 میں عوام کے پاس جائیں گے اگر ہمیں پاکستان کی عوام نے دوبارہ اقتدار میں آنے کی سند بخشی تو ہم ادھر ہوں گے۔ ہم کسی سازش کا حصہ بنے ہیں اور نہ بنیں گے۔

We believe in democracy or we stand by the Armed Forces, we stand by Democratic President and Democratic Prime Minister and we also assure you

کہ جب civil Government کا کوئی بھی وزیراعظم ہو، چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ہو، ہم کسی سازش کا حصہ بنیں گے اور نہ ہم کسی unsigned documents کو "میموگیٹ" بنا کر نہیں اچھالیں گے اور ہم آپ سے بھی اسی کی توقع رکھتے ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راناثناء اللہ خان صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ممبران نے سیر حاصل گفتگو کی ہے اور میں ان سب کے خیالات کو endorse کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہوں کہ آپ question put کریں اور یہ معزز ایوان اتفاق رائے سے اس قرارداد کو پاس کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 26-11-2011 کی صبح مہمند ایجنسی کے علاقے سلالہ میں قائم پاکستانی سکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر نیٹو فورسز کے ہیلی کاپٹرز کے حملے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور اس پر سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان اس اشتعال انگیز حملے کو پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر براہ راست حملہ تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان اس حملے کے نتیجے میں جام شہادت نوش کرنے والے پاک فوج کے جوانوں اور افسران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان نیٹو سپلائی بند کرنے، شمسی ائیر بیس خالی کرانے اور بون کانفرنس کے بائیکاٹ جیسے عوامی امنگوں کے مطابق کئے گئے فیصلوں کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ یہ ایوان پاک افواج کے

ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور انہیں اپنی مکمل حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر954 خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا disposed of ہوا اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر978 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

لاہور، گیارہ سالہ بچی کا اغواء، زیادتی و قتل کی تفصیلات

محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23-11-2011 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق ہنجروال لاہور میں ایک رکشا ڈرائیور کی گیارہ سالہ بچی بسمہ جو پانچویں جماعت کی طالبہ بھی تھی، کو اغواء کر کے زیادتی کے بعد قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اغواء کاروں نے پہلے بچی کے والد سے تین لاکھ روپے تاوان ڈیمانڈ کیا اور 50ہزار روپے لینے کے باوجود بچی کو قتل کر دیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقدمہ درج ہونے کے باوجود ابھی تک کوئی ملزم گرفتار نہ ہوا ہے؟

(د) کیا حکومت اس واقعہ میں ملوث ملزمان کو گرفتار کرنے، ان کے خلاف دہشت گردی کی عدالت میں کیس چلانے اور اس کے لواحقین کی مالی امداد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس وقوعہ سے متعلق یہ توجہ دلاؤ نوٹس دیا گیا ہے تو یہ درست ہے کہ یہ واقعہ بد قسمتی سے ہوا جس میں ملزم افتخار احمد ولد طارق اسلم کو گرفتار کر کے صحیح گناہ گار پایا گیا اور یہ چالان مرتب کر کے دہشت گردی کی عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اس مقدمہ کی پوری طرح سے پیروی کر کے کوشش کی جائے گی کہ عدالت سے ملزم کو اس کے قبیح فعل پر

قرار واقعی سزا ملے۔ جہاں تک لواحقین کی مالی مدد کرنے سے متعلق بات ہے تو میں نے محترمہ سے کہا کہ ان کی طرف سے ایک درخواست recommend کر کے بھجوا دیں تو اس معاملے کو ان کی مالی حالت کے پیش نظر علیحدہ سے دیکھ لیا جائے گا۔

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں قواعد کی معطلی کی ایک تحریک پیش کرنا چاہتی ہوں کیونکہ میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہے جسے میں out of turn لینا چاہتی ہوں جس کے لئے میں آپ سے درخواست کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے متعلق ابھی مجھے سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ پہلے ہی 17۔دسمبر کے لئے جناب سپیکر صاحب نے سب متعلقہ لوگوں کو بلایا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے کہ پہلے ہی ایک order انہوں نے پاس کیا ہوا ہے تو ہم پہلے اسے follow کر لیں اور اس پر جو چیز ہے اس پر ہم بات کر لیں لیکن میں یہ direction دے دیتا ہوں کہ اس پر پوری کوشش کریں گے کہ اس کے حوالے سے جو کچھ ہوا ہے وہ جواب لے کر آئیں اور آپ کے مسئلے کو ہم out of turn بھی لیں گے۔

چوہدری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری ظہیر الدین خان: جناب والا! آپ نے بجا فرمایا کہ اگر اس کا نوٹس چیئر نے پہلے ہی لے لیا ہے تو یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ car snatching کا قصہ ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں منسلک ہو جاتی ہیں۔ ایک ہماری پارٹی اور دوسرا Unionist گروپ کے ممبر کی بھی گاڑی چوری ہوئی ہے۔ یہ تمام گاڑیاں گن پوائنٹ پر ہی لی جاتی ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ یہاں کی Car Lifting اور Theft Squad کی کارکردگی کوئی بہتر نہیں ہے۔ یہ بہت ہی افسوسناک صورتحال ہے کہ اٹک میں ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کی چیک پوسٹیں بھی ختم کر دی گئی ہیں یہ کہہ کر کہ وہاں پر already فیڈرل گورنمنٹ کی ایجنسیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ حالانکہ وہ ہمارے پنجاب کا بارڈر ہے اس کو بھی اسی کیس میں take up کیا جائے۔ یہ پوسٹیں Narcotics کو بھی help کرتی تھیں اور چوری کی کاروں کو بھی

دیکھتی تھیں۔جب محترمہ آمنہ الفت کی گاڑی چھینی گئی توان کو گن پوائنٹ پر تین گھنٹے تک محبوس رکھا گیااوران کوایک ویرانے میں جاکران کے ڈرائیور کے ساتھ چھوڑ دیا گیا۔جب یہ پیدل چلتے چلتے متعلقہ پولیس سٹیشن پہنچیں اورانہوں نے ایس ایچ اوسے کہاکہ میں ایم پی اے ہوں میری کار چوری ہو گئی ہے۔ ایس ایچ او نے کہا کہ "ایم پی اے دی کار کس طرح چوری ہو سکدی اے؟"جب تک ایڈیشنل آئی جی چودھری تنویر نے stepنہیں لیااس وقت تک پرچہ درج نہیں ہوا۔ بلکہ انہوں نے humiliateکیا۔ ہمارے ساتھی کی جو توہین ہوئی ہےاور جوالفاظ وہ ان کو کہہ رہے تھے میں وہ الفاظ یہاں نہیں کہنا چاہتا۔ اگران کوچیئر نے بلالیاہے تو بڑی اچھی بات ہے۔جو carrier officersہوتے ہیں یہ نہیں چاہتے کہ کسی کی نوکری کانقصان ہو لیکن یہ متقاضی ہے کہ انہیں پتاہونا چاہئے کہ کس طرح سے کسی شہری کو ملنا ہے۔سب سے معزز ہاؤس کی ممبر اور وہ بھی صنف نازک سے تعلق رکھنے والی جن کی تکریم ویسے بھی سب پر لازم ہےان کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر چیئر نےان کو بلالیاہےاور اس کانوٹس لے لیاہے تو بہتر ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیاجائے، تمام کاریں برآمد کرائی جائیں اورچیکنگ کانظام بہتر کیاجائے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!بات اگر صرف میری گاڑی تک محدود ہوتی توپھر ایسی کوئی بات نہیں تھی۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ پنجاب کے 9کروڑ عوام کی اس سکیورٹی کاسوال ہے،اس تحفظ کاسوال ہے جو اس اسٹیٹ کو فراہم کرنا چاہئے۔ انہوں نے گاڑی تو snatchکرلی لیکن میں ان کے ساتھ تین گھنٹے تک جس harassmentمیں رہی ہوں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جو سلوک ایس ایچ او نے میرے ساتھ کیاکہ تین دن تک ایف آئی آر ہی نہیں کاٹی۔ میں سمجھتی ہوں کہ ڈاکوؤں سے بڑاڈاکو وہ ایس ایچ او تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!میری آپ سے بڑی گزارش ہے کہ۔۔۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!مجھے صرف دومنٹ دے دیں۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری بات سن لیں۔میں نے آپ کوپوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کاموقع دیا اوراس پر alreadyسپیکر صاحب ایک ایکشن لے چکے ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ۔۔

محترمہ آمنہ الفت: میں شکریہ اداکرنا چاہتی ہوں کہ سپیکر صاحب نے مجھے بلایا میں ان کی بے حد مشکور ہوں لیکن میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ ہمیں لاہور سے باہر نکلنے کی دیر ہوتی ہے،صرف راوی پل

کراس کرنے کی دیر ہے اس کے بعد دہشت گردوں کا علاقہ ہے۔ وہاں پر صرف اور صرف ڈکیتوں کا بسیرا ہے اور دن دہاڑے گاڑیاں چھین لی جاتی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ چاہوں گا کہ جس طرح محترمہ کا concern ہے اور چودھری ظہیر الدین صاحب نے بھی بات کی ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ اپنی تحریک پیش کر دیں اور آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ان کی مشکور ہوں اور ان تمام اعلیٰ حکام کی مشکور ہوں جنہوں نے میری دادرسی کی ہے۔ میں صرف یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ صرف میرے لئے نہیں بلکہ ان تمام لوگوں کے لئے جن کی گاڑیاں چھینی جا چکی ہیں اور جن کی گاڑیاں دن دہاڑے چھینی جا رہی ہیں ان کے لئے بھی سوچا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ آ چکا ہے اگر آپ چاہتی ہیں کہ اس تحریک کو out of turn لیا جائے تو ٹھیک ہے اس کو لے لیتے ہیں۔ ویسے میں سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب نے already ایک ایکشن لیا ہوا ہے، وہ پورے ہاؤس کے Custodian ہیں اور انہوں نے 17۔ تاریخ کو بلایا ہے پہلے اس کو دیکھ لیا جائے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں سپیکر صاحب کی بے حد مشکور بھی ہوں اور میں اس دن کا انتظار کروں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! آخر آپ کو خیال آ ہی گیا۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کیا بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بھی پاس ہوا تھا کہ مخصوص لوگوں کو ہی اس قرارداد پر بولنے کا موقع دیا جائے اور معزز ایوان کے باقی ممبران جو اس پر بات کرنا چاہتے تھے ان کو محروم رکھا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا یہی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: میں تو بات آگے بھی بڑھانا چاہتا ہوں مگر بنیادی سوال تو یہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات بڑھا لیں پھر میں سمیٹ دوں گا۔

میاں محمد رفیق: بے حد شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اس معزز ایوان میں وزیر قانون نے جو قرار داد پیش کی ہے میں اس قرار داد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ کاش! یہ روّیے بہت پہلے اپنائے جاتے تو ہم امریکی غلامی سے آزاد ہو چکے ہوتے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ بھرپور عوامی دباؤ تھا، میں اس بات کو ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ یہ عوامی دباؤ تھا جس کی بنیاد پر یہ فیصلہ ہوا۔ بہر حال وزیر اعظم صاحب نے جو فیصلے کئے میں ان کی بھی تحسین کرتا ہوں لیکن یہ فیصلے عوامی دباؤ پر ہوئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ایک امریکی شہری نے دو پاکستانی شہری قتل کر دیئے اور اس کو فرار کرانے میں کون امدادی ہوا اور اُس وقت یہ سوچ کیوں نہ آئی؟ میں شمسی ائر بیس کو خالی کرانے کی تحسین کرتا ہوں اور نیٹو سپلائی بند کرنے کی بھی میں تحسین کرتا ہوں۔ میں اسی طرح کے دیگر تمام اقدامات کی حمایت میں ہوں۔ یہاں پر معزز ممبر چودھری ظہیر الدین صاحب نے ایک بات اس حوالے سے کی ہے کہ شمسی ائر بیس 20 سال پہلے امریکیوں کے حوالے کیا گیا تھا اور راجہ ریاض صاحب نے کہا کہ یہ مشرف صاحب نے کیا تھا۔ مشرف صاحب کا دور یہ تھا کہ قیدیوں کے بھی ڈالر وصول کئے جاتے تھے، لاشوں کے بھی ڈالر وصول کئے جاتے تھے اور تمام ائیر بیس بھی مشرف نے امریکیوں کے حوالے کئے تھے۔ جو امریکی آتے تھے ان کو ویزا کی بھی پابندی نہیں تھی۔ یہاں ایک معزز ممبر نے بات کی کہ ان کے ویزے ختم کئے جائیں۔ میرے بھائی! ان کو تو ویزوں سے بھی آزاد کر دیا گیا تھا اور یہ تمام اقدامات سابقہ دور میں پاکستانی قوم کو غلامی میں جکڑنے کے لئے ہوئے میں اس کی بھی مذمت کرتا ہوں اور اب جو پاکستانی عوام کے پریشر پر یہ شعور، آگاہی اور طاقت آئی ہے میں اس کی بھرپور تحسین کرتا ہوں۔ میں آخر میں، چونکہ شاید آپ مجھے راستے میں بند کر دیں یہ ایک سوالیہ نشان ہے۔ میں غالب کا ایک شعر پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

جب تک ہم امریکی امداد سے، امریکی غلامی سے آزاد نہیں ہوں گے تو یہ ڈرون حملے بھی جاری رہیں گے اور دہشت گردوں کے اقدامات بھی جاری رہیں گے۔ فراڈ، دھوکے، جعل سازی سے پاکستان کو محکوم رکھنے کے لئے اور لاشیں گرانے کے لئے اُن کا کام جاری رہے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ جی، شوکت بسراء صاحب!

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی ہوئی ہے گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پوانہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذااب اجلاس مورخہ 13۔دسمبر 2011 بروز منگل صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔